نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم، و علیٰ الہ و اصحابہ اجمعین، اما بعد اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم ، بِسمِ اللہ الرَّحمٰنِ الرّحِیم

اَلرَّحۡمٰنُ ۙ﴿۱﴾ عَلَّمَ الۡقُرۡاٰنَ ؕ﴿۲﴾ خَلَقَ الۡاِنۡسَانَ ۙ﴿۳﴾ عَلَّمَهُ الۡبَیَانَ ﴿۴﴾ اَلشَّمۡسُ وَ
الۡقَمَرُ بِحُسۡبَانٍ ۪﴿۵﴾ وَّ النَّجۡمُ وَ الشَّجَرُ یَسۡجُدٰنِ ﴿۶﴾ وَ السَّمَآءَ رَفَعَهَا وَ وَضَعَ
الۡمِیۡزَانَ ۙ﴿۷﴾ اَلَّا تَطۡغَوۡا فِی الۡمِیۡزَانِ ﴿۸﴾ وَ اَقِیۡمُوا الۡوَزۡنَ بِالۡقِسۡطِ وَ لَا
تُخۡسِرُوا الۡمِیۡزَانَ ﴿۹﴾ وَ الۡاَرۡضَ وَضَعَهَا لِلۡاَنَامِ ۙ﴿۱۰﴾ فِیۡهَا فَاکِهَةٌ ۪ۙ وَّ النَّخۡلُ
ذَاتُ الۡاَکۡمَامِ ۖ﴿۱۱﴾ وَ الۡحَبُّ ذُو الۡعَصۡفِ وَ الرَّیۡحَانُ ۚ﴿۱۲﴾ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا
تُکَذِّبٰنِ ﴿۱۳﴾

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔ رحمان نے اس قرآن کی تعلیم دی ہے۔ اس نے انسان کو پیدا کیا اور اسے بولنا سکھایا۔ سورج اور چاند ایک حساب کے پابند ہیں اور تارے اور درخت سب سجدہ ریز ہیں۔ آسمان کو اس نے بلند کیا اور میزان قائم کر دی۔ اس کا تقاضا یہ ہے کہ تم میزان میں خلل نہ ڈالو اور انصاف کے ساتھ ٹھیک تولو اور ترازو میں ڈنڈی نہ مارو۔ زمین کو اس نے سب مخلوقات کے لیے بنایا۔ اس میں ہر طرح کے باکثرت لذیذ پھل ہے۔ کھجور کے درخت ہیں جن کے پھل غلافوں میں لپٹے ہوئے ہیں۔ طرح طرح کے غلے ہیں جن میں بھوسہ بھی ہوتا ہے اور دانہ بھی۔ پس تم اپنے رب کی کون کون سی نعمت کو جھٹلاؤ گے؟

جناب سپیکر!

پاک ہے وہ ذات جس نے ہم پر احسان عظیم کیا۔ ہمیں اپنی بے شمار رحمتوں سے نوازا جس کا ہم جتنا بھی شکرادا کریں کم ہے۔ انہی عظیم نعمتوں میں ایک ہمارا پیارا وطن اسلامی جمہوریہ پاکستان ہے جہاں ہم آزادی کے ساتھ اپنی زندگی گزار رہے ہیں۔ ہمارا صوبہ خیبر پختونخوا بھی اللہ کی ایک عظیم نعمت ہے۔ جسے اللہ نے نہایت

فیاضی کے ساتھ قدرتی وسائل، حسین وجمیل وادیوں، بلند وبالا پہاڑوں، زرخیز کھلیانوں سے نوازا۔ یہاں کے باشندے دینی حمیت سے مالا مال، جفاکش اور مہمان نواز ہیں۔ اللہ رب العزت کا احسان عظیم ہے کہ ہم اس غیرت مند قوم کے نمائندے ہیں۔ مجھے فخر ہے کہ میں اس سرزمین کے منتخب عوامی نمائندوں کے سامنے موجودہ حکومت خیبر پختونخوا کا تیسرا اور بحیثیت وزیر خزانہ اپنا پہلا بجٹ پیش کر رہا ہوں۔ جس پر میں رب کریم کا انتہائی شکرگزار ہوں۔

جناب سپیکر!

۲۔ "ہم بدلیں گے خیبر پختونخوا" کا نعرہ ہم نے دو سال قبل حکومت سنبھالتے وقت بلند کیا تھا۔ اللہ کے کرم سے گزشتہ دو سالوں میں عوام اور نظام کی بہتری کے لیے ہم نے جو کچھ کیا وہ پورے ملک میں ہماری پہچان بن چکا ہے۔ محترم وزیر اعلیٰ جناب پرویز خٹک صاحب کی قیادت میں ہماری حکومت نے عوامی خدمت، شفافیت و جوابدہی اور اقتدار میں عوامی شرکت کی بہترین روایات قائم کی ہیں۔ ہماری کارکردگی کے نتیجے میں واقع ہونے والی تبدیلی کے آثار زندگی کے تمام شعبہ جات میں نمایاں ہیں اور ہر گزرتے دن وہ نمایاں تر ہوتے جارہے ہیں۔ آج ہم یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ بدل رہا ہے خیبر پختونخوا اور انشاءاللہ جلد ہی وہ دن بھی آئے گا جب ہم کہیں گے کہ بدل گیا ہے خیبر پختونخوا۔

جناب سپیکر!

۳۔ ہماری تمام تر کاوشوں کا مرکز عوام، بالخصوص غریب عوام ہیں جن کا معیار زندگی بلند کرنے اور انہیں زندگی کے ہر شعبے میں ترقی کے مواقع فراہم کرنے کے لیے ہم نظام میں انقلابی تبدیلیاں لائے ہیں۔

۴۔ غربت کا خاتمہ اور غریب کی آمدن میں اضافہ کے لیے تعلیم یافتہ اور ذہین نوجوانوں کے لیے خود روزگار اور اسلامک مائیکرو فنانس سکیم کے ذریعے چھوٹے کاروبار کے لیے بلاسود قرضے، مائیکرو ہائیڈل پراجیکٹس سے حاصل ہونے والی سستی بجلی کے ذریعے زراعت اور صنعتوں کا احیاء، پشاور جو کہ قدیم ترین آباد شہروں میں سے ہے کی بیوٹیفیکیشن اور اپ لفٹ کا پروگرام، سرمایہ کاری کے فروغ کے لیے KP-BOIT کا قیام، کسانوں

کے لیے معیاری بیج، کھاد اور ادویات کی سستے نرخوں پر فراہمی اور انصاف زرعی قرضہ سکیم، فش فارم پر سبسڈی، بلین سونامی درخت اگاؤ مہم، ہر تحصیل میں کھیلوں کے میدان کی تعمیر، لائیوسٹاک کے علاج کے لیے ڈسپنسریوں کا قیام، نوجوانوں کے لیے یوتھ سنٹرز، تعلیم و تحقیق کے فروغ اور معیاری تعلیم کی فراہمی کے لیے نئے تعلیمی اداروں کا قیام اور اضافی فنڈز، غریب اور ذہین طلبہ و طالبات کے لیے وظائف، غریب عوام کے لیے صحت کی سہولیات میں بہتری اور بروقت و بلا قیمت فراہمی کے لیے نئے ہسپتالوں کی تعمیر، پرانے اور بڑے ہسپتالوں کی خودمختاری اور مینجمنٹ بورڈز کا قیام، دوائیوں اور نئی مشینری کی خریداری کے لیے اضافی فنڈز، پینے کے صاف پانی کی فراہمی اور نکاسئ آب کے لئے پبلک پرائیویٹ پارٹنرشپ کے ذریعے واٹر اینڈ سینیٹیشن سروسز کمپنیوں کا قیام، بے گھر لوگوں کے لیے کم قیمت ہاؤسنگ کی سہولیات کی فراہمی، دور دراز پہاڑی علاقوں اور دیہات کے رہنے والوں کو خودکفیل بنانے کے لیے زراعت، جنگلات اور چراگاہوں کی ترویج و حفاظت، مواصلات کے نظام میں بہتری کے لیے نئی سڑکوں اور پلوں کی تعمیر اور پہلے سے موجود سڑکوں کی مرمت و توسیع، بند صنعتی یونٹوں کی بحالی اور نئے صنعتی یونٹوں کا قیام بذریعہ اکنامک زون مینجمنٹ اینڈ ڈویلپمنٹ کمپنی، سیاحت و معدنیات کی جدید خطوط پر استواری کے لیے پرائیویٹ اور انٹرنیشنل سرمایہ کاروں کا تعاون، انسانی وسائل کی ترقی بذریعہ فنی تعلیم، عوام کا اختیار عوام ہی کو منتقل کرنے کے لیے دیہات اور محلّہ کی سطح تک مقامی حکومتوں کا قیام، نوجوانوں، خواتین اور اقلیتوں کو مساوی بنیادوں پر آگے بڑھنے کے لیے خصوصی اقدامات، جدید آلات اور ٹیکنالوجی سے لیس پولیس کے ذریعے امن عامہ اور عوام کے جان و مال کی حفاظت، انصاف کی فراہمی کے لیے اضافی عدالتوں اور موبائل کورٹس کا قیام، سوشل سیکیورٹی نیٹ ورک میں توسیع بذریعہ سستا آٹا گھی سکیم، غریبوں، ناداروں، بیواؤں، یتیموں اور معذوروں کی مالی امداد کے لیے نئے اداروں کا قیام اور فنڈز کی فراہمی، خدمات اور اطلاعات تک رسائی کے لیے رائٹ ٹو انفارمیشن کمیشن اور رائٹ ٹو سروسز کمیشن کا قیام، گریڈ ایک سے سولہ تک کے سرکاری ملازمین کے لیے تنخواہوں، میڈیکل الاؤنس اور اپ گریڈیشن کے ذریعے اوسطاً 25 فیصد اضافہ، پنشنروں کے لیے مراعات میں اضافہ غرض زندگی کا کوئی شعبہ ایسا نہیں جس کو ہماری حکومت نے بھرپور توجہ نہیں دی۔

جناب سپیکر!

۵۔ جیسا کہ عوام کی حاکمیت جمہوریت کی روح ہے۔ عوام حاکم ہیں اور نظام ان کا خادم۔ہم نے اس ضمن میں رائیٹ ٹو انفارمیشن کا قانون اور کمیشن بنایا جو سرکاری امور میں شفافیت اور جوابدہی کی طرف بہت بڑا قدم تھا۔اس قانون کے تحت عوام سرکاری دستاویزات تک رسائی حاصل کر سکتے ہیں تاکہ اگر کسی کی حق تلفی ہوئی ہو تو اس کا تدارک کیا جاسکے۔Whistle Blower Act اور Conflict of Interest کے قوانین بھی ہمارے اس عزم کا مظہر ہیں کہ صاف،شفاف اور میرٹ پر مبنی معاشرہ قائم کیا جائے۔یہ ایک اہم تبدیلی ہے۔

جناب سپیکر!

۶۔ ہم نے رائٹ ٹو سروسز کمیشن بنایا اور سرکاری امور نبٹانے کے لیے ایک وقت مقرر کیا جس کی پابندی نہ کرنے پر سرکاری حکام کی جوابدہی کی جاسکتی ہے۔ہم نے آزاد اور خودمختار احتساب کمیشن تشکیل دیا جس نے بدعنوانیوں کے مرتکب کئی افراد کو انصاف کے کٹہرے میں لا کھڑا کیا ہے۔ہماری ان کاوشوں کو ٹرانسپرنسی انٹرنیشنل جیسے بین الاقوامی اداروں کی طرف سے بھی سراہا گیا۔کیا یہ تبدیلی نہیں ہے؟

جناب سپیکر!

۷۔ جیسا کہ میں نے پہلے عرض کیا کہ ہماری ترجیحات کا محور عوام اور نظام ہیں۔اقتدار میں عوام کی شرکت کے لیے مقامی حکومتوں کا نظام قائم کیا گیا ہے۔اس نظام کے ذریعے اختیارات کی نچلی سطح تک منتقلی ہماری اولین ترجیح ہے۔اللہ کا شکر ہے کہ ہم اس ہدف کے پہلے مرحلے کو سر کر چکے ہیں۔انشاءاللہ باقی مراحل بھی جلد ہی بخوبی طے پا جائیں گے۔کیا تبدیلی کے اس سورج کو ہاتھوں سے چھپایا جاسکتا ہے؟

جناب سپیکر!

۸۔ صحت مند عوام ہی صحت مند معاشرہ تخلیق کرتے ہیں۔صحت مند معاشرہ قائم کرنے کے لیے ہم نے خیبر پختونخوا میں 10 مہلک بیماریوں سے بچاؤ کے لیے صوبے کی تاریخ کی سب سے بڑی مہم صحت کا انصاف شروع کی جس کے کامیاب نتائج کو دیکھتے ہوئے مختلف بین الاقوامی اداروں، پاکستان آرمی اور مرکزی

حکومت نے بھی اس میں شمولیت اختیار کی اور رواں سال یہ مہم صحت کے اتحاد کے نام سے اپنے اہداف کے حصول کی سمت گامزن ہے۔

جناب سپیکر!

۹۔ ہماری حکومت نے غربت میں کمی کے لیے سستا آٹا گھی پروگرام شروع کیا جس کے تحت صوبے کے غریب عوام کو یوٹیلیٹی سٹورز میں رعایتی نرخوں پر سستا آٹا اور گھی بذریعہ واؤچرز فراہم کیا جا رہا ہے۔ اس پروگرام سے 7 لاکھ 43 ہزار غریب خاندان مستفید ہو رہے ہیں۔ اپنے منہ سے خود بولنے والی تبدیلی۔

جناب سپیکر!

۱۰۔ ہمارے ملک کا 60 فیصد رینج لینڈ پر مشتمل ہے۔ یہ اعزاز ہمیں حاصل ہے کہ ہم نے پاکستان میں سب سے پہلی رینج لینڈ مینجمنٹ پالیسی بنائی۔ پانی سے محروم قابل کاشت اراضی کو استعمال میں لانے کے لیے پانی ذخیرہ کرنے اور کھیتوں تک پہنچانے کے لیے اقدامات اٹھائے۔ زراعت کی بہتری کے لیے جدید مشینری، زرعی آلات، ترقی دادہ بیج، زرعی ادویات کی فراہمی اور زرعی پیداوار کو ذخیرہ کرنے کے لیے جدید گودام تعمیر کیے۔ نوجوانوں کو صحت مند اور مثبت سرگرمیوں کی طرف راغب کرنے کے لیے تحصیل کی سطح پر کھیلوں کے میدان بنائے اور ضلعی سطح پر یوتھ سنٹر قائم کیے۔ خاموش تبدیلی۔

جناب سپیکر!

۱۱۔ تعلیم میں بہتری ہمارا عزم تھا اور ہے۔ پہلا بجٹ پیش کرتے ہوئے ہم نے اپنا Vision یوں بیان کیا تھا "پڑھے گا پختونخوا تو بڑھے گا پختونخوا" یہ محض نعرہ نہیں تھا۔ گزشتہ دو سال کے اعداد و شمار گواہی دیتے ہیں کہ معیار تعلیم کی بہتری، تعلیمی سہولتوں کی توسیع اور استحکام کے لیے اربوں روپے مہیا کیے گئے۔ فنی تعلیم کے فروغ کے لیے TEVTA کا قیام عمل میں لایا گیا اور صوبے کی تاریخ کی پہلی ٹیکنالوجی یونیورسٹی قائم کی گئی۔

جناب سپیکر!

۱۲۔ جنگلات کے رقبے میں اضافے اور ماحول کی بہتری کے لیے پاکستان کی تاریخ کی سب سے بڑی شجرکاری مہم سونامی بلین ٹری پروگرام کا آغاز کیا۔ یہ منصوبہ آب وہوا میں خوشگوار تبدیلی لانے کا باعث بنے گا اور نہ صرف موجودہ بلکہ آنے والی نسلوں کو بھی گرین اور کلین ماحول فراہم کرنے کی ضمانت دیتا ہے۔صاف پانی کی فراہمی اور نکاسی آب کے مسائل پر قابو پانے کے لیے ہم نے پشاور اور تمام ڈویژنل ہیڈ کوارٹروں میں واٹر اینڈ سینیٹیشن کمپنیاں قائم کردی ہے جس سے ان بڑے شہروں میں آب نوشی اور نکاسی آب کا انتظام میں خوشگوار تبدیلی آئے گی۔

جناب سپیکر!

۱۳۔ تیل اور گیس کے ذخائر سے بہتر انداز میں استفادہ کرنے کے لیے خیبر پختونخوا آئل و گیس کمپنی قائم کی گئی۔ معاشی اور صنعتی ترقی کے لیے سائنسی بنیادوں پر اقدامات کرنے کے لیے سرمایہ کاری بورڈ قائم کیا گیا۔انرجی بحران پر قابو پانے کے لیے 2 ہزار2 سو49 میگاواٹ کے 350 منصوبوں کا آغاز کیا گیا۔ان منصوبوں سے سستی ترین بجلی کے ساتھ ساتھ ہزاروں ایکڑ بنجر اراضی بھی سیراب ہوگی اور لوگوں کا مستقبل تبدیل ہوجائے گا۔

جناب سپیکر!

۱۴۔ ہم گزشتہ ایک دہائی سے حالت جنگ میں ہیں۔ دہشت گردی کی وجہ سے صوبے کا امن و امان تباہ ہو چکا تھا جسے بحال کرنے کے تاریخ ساز اقدامات ہماری حکومت کا طرہ ءامتیاز ہیں۔محکمہ پولیس میں کاؤنٹر ٹیررازم ڈیپارٹمنٹ اور Rapid Response Force قائم کی گئیں۔ پولیس کو بین الاقوامی معیار کی تربیت فراہم کرنے کے لئے مردان، سوات، صوابی اور نوشہرہ میں پولیس ٹریننگ سکولز قائم کیے۔پشاور میں ٹریفک کے مسائل کے حل کے لئے ٹریفک وارڈن سسٹم کا اجرا کیا گیا جسے بتدریج دوسرے شہروں تک وسعت دی جائے گی۔

جناب سپیکر!

۱۵۔ 2لاکھ 27ہزار کنال پر مشتمل 4 نئے ٹاؤن شپ کے قیام کا منصوبہ، پشاور کے لیے 29ارب روپے کا سپیشل پیکج، ایک ارب 75 کروڑ کی لاگت سے حیات آباد فلائی اوور کا منصوبہ اور NLC کے ساتھ مزید ترقیاتی کاموں میں شراکت کا معاہدہ، صوابی۔سوات موٹروے کا منصوبہ، ملاکنڈ ڈویژن کے لیے 11 ارب روپے سے زائد کاDGCD پروگرام، 5 نئے اضلاع میں ریسکیو 1122 سروس کے آغاز کا منصوبہ، اسلامک مائیکروفنانس اور انصاف بلاسود زرعی قرضہ سکیم کا اجرا ہماری حکومت کے وہ کارنامے ہیں جن پر ہم بجا طور پر فخر کرسکتے ہیں۔ان منصوبوں کی تکمیل سے خیبر پختونخوا میں ایک نئے دور کا آغاز ہوگا۔

جناب سپیکر!

۱۶۔ محکمہ مال میں جولائی 2014 سے کمپیوٹرائزڈ لینڈ ریکارڈ سسٹم شروع کیا گیا۔مردان کا لینڈ ریکارڈ کمپیوٹرائز ہوچکا ہے، پشاور کا کمپیوٹرائز ریکارڈ اس سال مکمل ہوجائے گا جبکہ باقی صوبہ کی کمپیوٹرائزیشن آئندہ 2سالوں میں مکمل ہوگی۔صوبہ کی سطح پر زمین کی قیمتوں کے تعین کے لیے ایک سروے بھی مکمل کیا گیا ہے جس سے اراضی کی خرید وفروخت میں سہولت اور شفافیت آجائے گی۔ان اقدامات سے روایتی اور فرسودہ پٹواری نظام تبدیل ہوجائے گا۔

۱۷۔ گزشتہ دوسالوں میں صوبے میں سرکاری اخراجات میں مالی نظم وضبط اور بہتر کیش بیلنس مینجمنٹ کرنے پر ہم وفاقی حکومت سے مسلسل ترغیبی بونس کے مستحق ٹھرائے گئے۔اس سال بھی ہماری کارکردگی کا تسلسل برقرار رہا اور تیسرے سال بھی ہم نے 4ارب، 37 کروڑ، 79لاکھ روپے کا خطیر ترغیبی رقم حاصل کی جوکہ دیگر صوبوں سے زیادہ ہے۔

جناب سپیکر!

۱۸۔ صارفین کے حقوق کے تحفظ کے لیے حکومت نے ''تحفظ صارفین'' ایکٹ 2015 نافذ کیا ہے۔رواں سال تمام ڈویژنل ہیڈکوارٹرز کی سطح پر 7 کنزیومر کورٹس قائم کی گئیں جبکہ آئندہ مالی سال 10 مزید

کنزیومر کورٹس قائم کی جائیں گی۔ جن سے نہ صرف صارفین کو ریلیف ملے گا بلکہ غیر معیاری اشیاء اور خدمات فراہم کرنے والے اداروں کو قرار واقعی سزا دی جاسکے گی۔

جناب سپیکر!

۱۹۔ تعمیرات، اشیاء اور خدمات کی خریداری کے نظام کو شفاف اور کرپشن سے پاک کرنے کے لیے "خیبر پختونخوا پبلک پروکیورمنٹ ریگولیٹری اتھارٹی" کو فعال بنایا گیا ہے۔ اور تمام محکموں کی رہنمائی کے لیے Khyber Pakhtunkhwa Procurement Rules 2014 جاری کیے گئے۔ Market Rate System کی جگہ Composite Schedule of Rates پر عملدر آمد کا آغاز کیا گیا اور صاف وشفاف مقابلے کے لیے آن لائن ٹینڈر سسٹم کو ترویج دی گئی۔ کرپشن کلچر میں تبدیلی کا اس سے بڑا مظہر اور کیا ہوسکتا ہے۔

جناب سپیکر!

۲۰۔ تعلیم کے شعبہ میں رواں مالی سال میں

- ☆ 21 نئے ڈگری کالجوں کی تعمیر مکمل کی گئی جبکہ 38 پر کام جاری ہے جو انشاء اللہ جلد مکمل کرلیا جائے گا۔
- ☆ آرمی پبلک سکول کے سانحہ کے بعد تمام سکولوں اور کالجوں میں چار دیواری کی تعمیر کے لیے 6 ارب روپے سے ایک ہنگامی منصوبہ شروع کیا گیا۔
- ☆ سرکاری کالجوں کے پرنسپلز اور اساتذہ کی استعداد کار بڑھانے کے لیے 8 ٹریننگ پروگرامز منعقد کیے گئے۔
- ☆ ضلع چترال کے سرکاری کالجوں اور فیکلٹی ڈیویلپمنٹ پروگرام کے لیے خصوصی پیکج دیا گیا
- ☆ ہندکو ادبی اکیڈمی کے قیام کے لیے 7 کروڑ روپے منظور کیے گئے جبکہ آئندہ سال مزید رقم فراہم کی جائے گی۔
- ☆ صوابی میں خواتین یونیورسٹی اور غلام اسحاق خان انسٹیٹیوٹ کے علاوہ صوبے کی دیگر 17 سرکاری

یونیورسٹیوں کی مالی مدد کے لیے خطیر رقوم فراہم کی گئیں۔

☆ نوشہرہ اور ایبٹ آباد میں طالبات کے لیے ہوم اکنامکس کالجز قائم کیے گئے۔

جناب سپیکر!

☆ سکولوں میں بنیادی و اضافی سہولیات بشمول پانی کی فراہمی، اضافی کمروں کی تعمیر اور دیگر سہولیات بہم پہنچانے کے لیے Conditional Grant فنڈ سے ایک منصوبہ شروع کیا گیا جس سے 12 ہزار 8 سو سکول مستفید ہوئے۔

☆ سکول اساتذہ کی تربیت نیز سکولوں میں اساتذہ اور طلباء کا تناسب درست کرنے کے لیے ٹیچر rationalization جیسے انقلابی اقدامات کیے گئے۔

☆ ''میرٹ کی بنیاد پر اساتذہ کی تقرری'' کی پالیسی پر سختی سے عمل درآمد کیا گیا اور NTS کی مدد سے 12 ہزار سے زائد اساتذہ کی بھرتی اہلیت کی بنیاد پر کی گئی۔

☆ Independent Monitoring Unit نے ایک شفاف نظام کے تحت صوبے کے 28 ہزار 6 سو سرکاری سکولوں کی موثر نگرانی کا عمل شروع کیا۔

☆ اساتذہ کی حاضری کو یقینی بنانے اور غیر حاضریوں کے مسئلہ سے نمٹنے کے لیے Biometric حاضری کا نظام مرحلہ وار شروع کیا گیا ہے جو جلد ہی صوبے کے تمام اداروں میں نصب کر دیا جائے گا۔

☆ غیر حاضریوں کی بنیاد پر اب تک 5 ہزار 3 سو اساتذہ کے خلاف تادیبی کارروائی کی گئی ہے اور ایسے اساتذہ جو بغیر پیشگی اجازت کے غیر حاضر رہے ان سے 10 ملین روپے کی ریکوری کی گئی۔

جناب سپیکر!

۲۱۔ ہماری حکومت نے شعبہ تعلیم کی بہتری کے لیے کئی انقلابی اقدامات اٹھائے۔محدود وسائل کے باوجود تعلیم کے لیے خطیر رقوم مہیا کیں۔200 سکولوں میں سہولیات کی بہتری کے لیے 4 ارب روپے کے فنڈز جاری کیے گئے۔صوبے کے پسماندہ علاقوں اور خواتین کو تعلیمی سہولیات فراہم کرنے پر خصوصی توجہ دی۔

☆ سکولوں میں قائم 170 آئی ٹی لیبارٹریوں کو جدید کمپیوٹرز اور دیگر آلات فراہم کیے گئے۔

☆ سکولوں میں missing facilities کی فراہمی کے لیے 7 ارب 50 کروڑ روپے کی لاگت کا منصوبہ۔

۲۲۔ 100% یونیورسل پرائمری ایجوکیشن کا حصول موجودہ حکومت کا بنیادی ہدف ہے۔اس ہدف کے حصول کے لیے

☆ رواں سال 260 نئے پرائمری سکول قائم کیے گئے۔

☆ تعلیم تک رسائی کو یقینی بنانے کے لیے ''اقرا فروغ تعلیم ایجوکیشن واؤچر سکیم'' کا دائرہ کار مزید کئی اضلاع تک بڑھایا گیا۔

☆ زیادہ سے زیادہ بچوں کو سکول میں داخلہ دلانے کے لیے اس سال 2 مرتبہ مربوط داخلہ مہم چلائی گئی۔

☆ بہتر کارکردگی کا مظاہرہ کرنے والے سکولوں کے پرنسپلز اور اساتذہ کے لیے بالترتیب ایک لاکھ روپے اور 50 ہزار روپے انعام مقرر کیا گیا۔

☆ 2 ارب 50 کروڑ روپے مالیت کی تدریسی کتب صوبہ بھر کے 54 لاکھ سے زیادہ طلباء و طالبات کو مفت فراہم کی گئیں۔

☆ کوہستان اور تورغر کی طالبات کی حوصلہ افزائی کے لیے تین ہزار وظائف فراہم کیے گئے۔

☆ ''ستوری دخیبر پختونخوا'' سکیم کے تحت ہائی اور ہائیر سیکنڈری سکولوں کے ایک ہزار دو سو چھبیس ذہین طلباء طالبات کو وظائف دیئے گئے۔

☆ "روخانہ پختونخوا پروگرام" کے تحت 110 مزید سکولوں کو امداد فراہم کی گئی۔

☆ 10 ہزار پرائمری سکولوں میں کھیل کود کی سہولیات فراہم کی جارہی ہیں۔

آنے والی کئی نسلوں تک رہنے والی تبدیلی۔

جناب سپیکر!

۲۳۔ تکنیکی تعلیم کی بہتری کے لیے صوبائی اسمبلی نے TEVTA ACT 2015 کی منظوری دی ہے۔جس کے تحت TEVTA BOARD تکنیکی تعلیم کی نگرانی اور ترقی کے لیے اقدامات کرے گا۔

اس کے نتیجے میں نہ صرف صنعتوں کو ہنر مند افرادی قوت مہیا کی جاسکے گی بلکہ نوجوانوں کی تکنیکی استعداد بڑھا کر خودروزگاری کو بھی فروغ ملے گا۔ تکنیکی تعلیم کے شعبے میں ہمارے صوبہ کو یہ اعزاز بھی حاصل ہوا ہے کہ پاکستان کی پہلی ٹیکنیکل یونیورسٹی یہاں قائم کی جارہی ہے۔ امید ہے کہ ستمبر 2015 سے ٹیکنیکل یونیورسٹی میں تدریسی عمل شروع ہوجائیگا۔

جناب سپیکر!

۲۴۔ محکمہ صحت کے حوالے سے صحت کے انصاف پروگرام اور صحت کے اتحاد پروگرام کا ذکر پہلے ہو چکا ہے۔ یہاں میں چند دیگر اقدامات کا تذکرہ کرنا چاہوں گا۔

۲۵۔ رواں سال محکمہ صحت کے مختلف اداروں کی خدمات میں بہتری لانے کے لیے 2465 آسامیاں تخلیق کی گئیں۔ Medical Teaching Institutions کو مزید خودمختاری دینے کے لیے نیا قانون اسمبلی سے منظور کیا گیا اور ہیلتھ ریگولیشن کمیشن کا قیام عمل میں لایا گیا۔ ہاؤس جاب آفیسرز، ٹی ایم اوز، زیرتربیت اور چارج نرسوں کے ماہانہ وظائف میں قابل قدر اضافہ کیا گیا۔

☆ ملیریا، تپ دق، ڈینگی، ہیپاٹائٹس، ٹی بی اور تھیلسمیا کی تدارک کے لیے مربوط پروگرام جاری رکھے گئے۔ اس کے علاوہ حکومت نے ضلعی ہیڈ کوارٹر ہسپتالوں، رورل ہیلتھ سنٹرز اور بنیادی صحت کے مراکز کی تعمیر کے ساتھ ساتھ طبی آلات کی فراہمی کو بھی یقینی بنایا۔ موجودہ حکومت نے اِس شعبے کے **93** منصوبوں کے لیے **8** ارب **28** کروڑ روپے مختص کیے، جن میں **13** منصوبے پایہ تکمیل کو پہنچے اور درج ذیل اہداف حاصل کیے گئے۔

☆ خیبر ٹیچنگ ہسپتال پشاور میں آنکھوں اور گائنی کے وارڈوں کو 122 ملین روپوں کی مشینری جبکہ ICU میں بہتری لانے کے لیے 55 ملین روپے کی فراہمی۔

☆ ٹی بی کے 43 ہزار اور سرطان کے 12 سو غریب مریضوں کا مفت علاج۔

☆ محکمہ تعلیم کے طرز پر آزاد مانیٹرنگ یونٹ کا قیام۔

☆ شعبہ حادثات واتفاقیہ کے مریضوں کو مفت علاج فراہم کرنے کے لیے ضلعی ہیڈ کواٹر ہسپتالوں اور ٹیچنگ ہسپتالوں کو 1 ارب روپے کی فراہمی۔

☆ ضلعی ہیڈ کوارٹر ہسپتال ہنگو، کوہاٹ اور نوشہرہ میں تعمیراتی کام کی تکمیل۔

☆ کالے یرقان کے مریضوں کا مفت علاج اور گردے کی بیماریوں کے شکار مریضوں کو مفت Dialysis اور پیوندکاری کی سہولیات

☆ ماؤں کی صحت اور حفاظتی ٹیکوں کی خدمات حاصل کرنے والوں کے لیے خصوصی ترغیبات۔

☆ 14 اضلاع میں انسولین بینکس کا قیام اور شوگر کے مریضوں کو مفت علاج کی فراہمی۔

☆ پشاور میں ذوالفقار علی بھٹو پیرامیڈیکل انسٹیٹیوٹ کی بلڈنگ کی تکمیل۔

An irreversible change

جناب سپیکر!

۲۶۔ صوبے کے غریب عوام کی فلاح کے لیے مختلف منصوبوں کے لیے 15 ارب 96 کروڑ روپے دیئے گئے۔ ان میں درج ذیل منصوبے قابل ذکر ہیں۔

☆ روخانہ پختونخواہ پروگرام۔

☆ اقراء فروغ تعلیم واؤچر سکیم۔

☆ طالبات کے لیے وظائف۔

☆ استوری دہ پختون خوا وظائف

☆ دور دراز علاقوں میں ڈیوٹی دینے والی خواتین اساتذہ کو اضافی الاؤنس۔

☆ مہلک بیماریوں کے لیے ہیلتھ انشورنس کیئر کا اجراء۔

☆ صوبے کے مختلف ہسپتالوں میں ایمرجنسی سروس کو بہتر بنانا۔ اور دیگر علاج مفت فراہم کرنا۔

جناب سپیکر!

۲۷۔ جب ہم بات کرتے ہیں سماجی بہبوداور انسانی بھلائی کی تو بے ساختہ یہ شعر لبوں پہ جاری ہو جاتا ہے:

درد دل کے واسطے پیدا کیا انسان کو
ورنہ طاعت کے لیے کچھ کم نہ تھے کروبیاں

خصوصی افراد معاشرہ کا قابل قدر حصہ ہیں۔حکومت نے ان کے حقوق کے تحفظ اور فلاح و بہبود کو یقینی بنانے کے لیے موجودہ اداروں کو موثر بنایا اور نئے منصوبے جاری کیے ہیں۔

☆ معذور افراد کی مالی اعانت کا سلسلہ بھی جاری رہا۔
☆ 26 ملین روپے کی لاگت سے سپیشل ایجوکیشن کمپلیکس حیات آباد میں خصوصی افراد کے لیے ایک سینٹر آف ایکسیلینس کی تعمیر جاری ہے۔
☆ مستحق بیواؤں اور ناداروں کی فلاح و بہبود کے لیے گذشتہ برس قائم کی گئی فاؤنڈیشن اور تنظیمِ لِلسائل والمحر وم کے ادغام اور ایک نئے ادارے ''خیبر پختونخواہ لِلسائل والمحر وم فاؤنڈیشن'' کے قیام کے لیے قانون سازی کی جارہی ہے۔

۲۸۔ صوبہ کے 12 اضلاع میں چائلڈ پروٹیکشن یونٹ قائم کر دیئے گئے ہیں۔23 ہزار 745 غیر محفوظ بچوں کی نشاندہی کی گئی اوران کے مسائل کو حل کیا گیا۔13 ہزار بچوں کو مالی اعانت بھی فراہم کی گئی ہے۔

۲۹۔ صنفی مساوات سے متعلق مسائل کو حل کرنے کے لیے Women Empowerment Policy منظور کی گئی ہے۔علاوہ ازیں صوبائی کمیشن برائے وقارِنسواں اور ضلعی کمیٹیاں برائے وقارِنسواں قائم کی گئی ہیں خواتین کو مقام ملازمت پر ہراساں کرنے کے قانون پر موثر عمل درآمد کے لیے صوبائی حکومت نے صوبے کی سطح پر محتسب کے ادارے کے قیام کی منظوری دی ہے۔جب کہ منشیات کے عادی افراد کی بحالی اور علاج معالجہ کے لیے پبلک-پرائیویٹ پارٹنر شپ کے تحت غیر سرکاری تنظیموں کا تعاون بھی حاصل کیا گیا۔

جناب سپیکر!

۳۰۔ بلدیاتی حکومتوں کا قیام آئین پاکستان کا تقاضا اور ایک بنیادی قومی ضرورت ہے۔اختیارات کی نچلی سطح تک منتقلی،عوام کی شرکت سے جامع اور دیرپا دیہی ترقی،عوام کوان کے گھر پر بنیادی خدمات کی فراہمی جمہوری رویوں کو پروان چڑھانے اور معاشرہ میں اجتماعیت کے فروغ کے لیے مقامی حکومتوں کا قیام ناگزیر ہے۔اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ تمام سیاسی، مالی اور انتظامی مشکلات کے باوجود ہم اس اہم فریضہ سے عہدہ برآ ہوئے۔صوبہ بھر میں بلدیاتی انتخابات ہو گئے ہیں ہمارا عزم ہے کہ اختیارات گاؤں کی سطح پر منتقل ہوں اور ضلعی سطح پر حقیقی ضلعی حکومت قائم ہوں۔اس مقصد کے لیے تمام تر اقدامات مکمل کیے جا چکے ہیں۔جیسے ہی مقامی حکومتیں قائم ہوں گی ان کے لیے مختص ترقیاتی اور غیر ترقیاتی مالی وسائل کی فراہمی کے ساتھ ساتھ اختیارات بھی منتقل کر دیئے جائیں گے۔

جناب سپیکر!

۳۱۔ خیبر بینک ہمارے صوبہ کا اہم معاشی ادارہ ہے جو نہ صرف سینکڑوں لوگوں کو روزگار فراہم کر رہا ہے بلکہ صوبائی حکومت کے مختلف initiatives کو بھی implement کر رہا ہے۔ بینک نے اس سال 2ارب 13 کروڑ کا ریکارڈ منافع کمایا۔ بینک کے اثاثہ جات، خالص اثاثے، بینک کے مجموعی کھاتے، صنعتی قرضے،مختلف مالیاتی سکیموں میں سرمایہ کاری اور صنعتی قرضوں سے آمدنی،خدمات کی اجرت سمیت ہر شعبہ میں اضافہ کا عمل جاری رہا۔امسال بینک نے 16 نئی شاخیں کھولیں۔اس وقت بینک کی 62 شاخیں روایتی بینکاری اور 54 شاخیں اسلامی بینکاری کی خدمات انجام دے رہی ہیں۔خیبر بینک کے تحت صوبائی حکومت نے اسلامک مائیکرو فنانس سکیم کا آغاز کر دیا ہے۔حکومت کا یہ مصمم ارادہ ہے کہ مستقبل قریب میں ایک مکمل اسلامک مائیکرو فنانس بینک قائم کیا جائے گا۔جو صوبہ کی معاشی ترقی میں اہم کردار ادا کرے گا۔

جناب سپیکر!

۳۲۔ محکمہ توانائی و برقیات مختلف دریاؤں اور ندی نالوں پر توانائی کے پیداواری منصوبوں کی فزیبلیٹی

سٹڈی کرر ہا ہے۔ان منصوبوں سے حاصل ہونے والی بجلی کی مجموعی استعداد 2249 میگاواٹ تک ہوگی۔حکومت اور نجی شعبے کے اشتراک سے 3 بلین ڈالر لاگت کے دو ہائیڈرو پاور منصوبوں کی تعمیر کے لیے مفاہمت کی یادداشت پر دستخط کیے گئے ہیں۔ان سے 1161 میگاواٹ بجلی پیدا ہوگی۔محکمہ توانائی وبرقیات نے شمسی توانائی کے منصوبے بھی شروع کیے ہیں۔جن کے تحت 200 دیہات میں 5650 گھروں کو سولر سسٹم فراہم کیے گئے ہیں۔

۳۳۔ شعبہ آب پاشی میں امسال حاصل کیے گئے اہداف میں گول بانڈہ ڈیم (کرک،)مردان خیل ڈیم (کرک) اور پلیئ ڈیم (چارسدہ) کی تکمیل شامل ہے جن سے 7 ہزار 8 سو ایکڑ بنجر اراضی سیراب ہوئی۔ نوشہرہ، صوابی اور کوہاٹ کے اضلاع میں تین ڈیموں کی تعمیر پر کام شروع ہو چکا ہے جن کی تکمیل سے مزید 7 ہزار 9 سو ایکڑ بنجر اراضی سیراب ہوگی۔حکومت نے غریب کسانوں پر بجلی کا بوجھ کم کرنے کے لیے شمسی توانائی سے چلنے والے ٹیوب ویلوں کی تنصیب پر بھی کام کا آغاز کر دیا ہے جن کی تکمیل سے تقریباً 10 ہزار ایکڑ بنجر اراضی سیراب ہوگی۔

جناب سپیکر!

۳۴۔ حکومت نے زرعی ترقی کے لیے گزشتہ 2 سالوں کے دوران سالانہ ترقیاتی پروگرام کے تحت کئی نئے / خصوصی منصوبے شروع کیے ہیں جن کی تفصیل یہ ہے

- ☆ گومل زام ڈیم کی تعمیر
- ☆ موجودہ واٹر کورسز کی تعمیر اور بہتری کے لیے کمانڈ ایریا ڈویلپمنٹ اور آن فارم واٹر مینجمنٹ پراجیکٹ
- ☆ نامیاتی ٹیکنالوجی کے فروغ کا منصوبہ
- ☆ دیرپا زرعی ترقی برائے تحفظ خوراک کا منصوبہ
- ☆ چھوٹے زمینداروں کے لیے ہمواری زمین کا منصوبہ
- ☆ شمسی توانائی برائے اضافہ پیداوار کا منصوبہ اور
- ☆ بارانی علاقوں میں بارش کے پانی کو محفوظ کرنے کے لیے چیک ڈیمز کی تعمیر جیسے اہم منصوبے شامل ہیں۔

ڈی آئی خان میں کھجور کی ترقی وتجارت کے لیے باغات اور پراسینگ پلانٹ کے قیام کے لیے 1000 ایکڑزز مین کا انتخاب کرلیا گیا ہے۔

جناب سپیکر!

۳۵۔ صوبہ خیبر پختونخوا کے دارالحکومت پشاور کے لیے کلین اینڈ گرین پشاور منصوبے پر کام جاری رہا۔ جس کے تحت اس شہر نگاراں پشاور کی مختلف شاہراہوں پر شجر کاری اور گل کاری کا اہتمام کیا گیا، اور مزید کیا جارہا ہے۔ جی ٹی روڈ اور رنگ روڈ کی کشادگی کا زیادہ تر کام مکمل ہوچکا ہے۔ اور بقیہ کام تیزی سے جاری ہے۔

تہ زموںگ وطن یے زموںگ خار یے زموںگ کلے یے گرانہ پیخور رہ

موںگ تہ د پیرس او دلندن نہ سیوا ښکلے یے گرانہ پیخور رہ

تہ زموںگ د مینے د جذبوں دغور زنگونو کور تہ یے دگلونو کور

ستر گے مو خوہ گیگی پہ تا تہ دخائستونو کور تہ یے درنگونو کور

تہ خو دفطرت دنور چینہ کے لمبید لے یے گرانہ پیخور رہ

زکہ خو صادق چپلو شعرونو کے ستائلے یے گرانہ پیخور رہ

جناب سپیکر!

۳۶۔ خیبر پختونخوا بورڈ آف انوسٹمنٹ اینڈ ٹریڈ (KP-BOIT) بھرپور کوشش کررہا ہے کہ ملکی و بین الا قوامی سرمایہ کاروں کو صوبہ میں سرمایہ کاری کے لیے راغب کیا جائے۔ اس سلسلہ میں دوبئ میں ایک روڈ شو کا اہتمام کیا گیا۔ صوبہ میں اکنامک زون ڈیویلپمنٹ اینڈ مینجمنٹ کمپنی بھی قائم کردی گئی جو One Window کے

تحت پرائیویٹ سیکٹر کے اشتراک سے موجودہ صنعتی بستیوں کا نظام بہتر کرے گی اور نئی صنعتی بستیاں قائم کرے گی۔

جناب سپیکر!

۳۷۔ رواں سال کابینہ نے I.T. پالیسی کی منظوری دی جس سے سرکاری اداروں میں انفارمیشن ٹیکنالوجی کے تعمیری استعمال کو فروغ ملے گا۔آئی ٹی ڈیپارٹمنٹ نے رواں سال جیل خانہ جات اور سپیشل برانچ کی کمپیوٹرائزیشن کی۔ٹریفک کنٹرول سسٹم کا آزمائشی پروگرام بنایا، ڈیٹا بینک قائم کیا،صوبے میں پائے جانے والے قیمتی پتھروں،فرنیچر کی صنعت،علاقائی مصنوعات،صوبے کی ثقافت اور آثار قدیمہ کی تشہیر وترویج کے لیے انٹرنیٹ کا موثر استعمال کیا۔

جناب سپیکر!

۳۸۔ بجلی کے خالص منافع اور اس کی وصولی کے بارے میں صوبائی حکومت کا موقف اور وفاقی حکومت اور واپڈا کا ردعمل آپ سب کے علم میں ہے۔ مجھے یہ کہنے میں کوئی عار نہیں کہ صوبے کی معیشت کے لیے یہ معاملہ زندگی اور موت کے مترادف ہے۔اسی لیے رواں مالی سال کے دوران محترم وزیر اعلیٰ کی قیادت میں حزب اختلاف کے مکمل تعاون کے ساتھ اپنے موقف سے پیچھے ہٹے بغیر اس حق کو حاصل کرنے کے لیے جدوجہد جاری رکھی۔

جناب سپیکر!

۳۹۔ ثالثی ٹریبونل کے فیصلہ کے تحت صوبے کو 1991 سے 2005 تک بجلی کے خالص منافع کے بقایاجات ادا ہو چکے ہیں جبکہ وزارت خزانہ حکومت پاکستان کی ذیلی ٹیکنیکل کمیٹی کی سفارشات کے مطابق (جن کی توثیق ٹیکنیکل کمیٹی کر چکی ہے)ایوارڈ کی رقم تاخیر سے جاری کرنے کے باعث مارک اپ کی مد میں 56ارب، 59 کروڑ روپے اور سال 2005 تا جون 2015 تک 88ارب روپے کی بقایاجات واجب الادا ہیں۔ستم ظریفی یہ ہے کہ واپڈا اور وفاقی حکومت 6ارب سالانہ خالص منافع کی رقم بھی طے شدہ شیڈول کے مطابق ادا نہیں کرتی جس کی

وجہ سے اس سال جون تک اس مد میں 2 ارب، 60 کروڑ کی رقم واپڈا اور وفاقی حکومت کے ذمے واجب الادا ہے۔

۴۰۔ ہماری مسلسل کوششوں کے نتیجے میں وفاقی حکومت نے وزارت خزانہ حکومت پاکستان کی ذیلی ٹیکنیکل کمیٹی اور ٹیکنیکل سب کمیٹی کی سفارشات سے اتفاق رائے کرتے ہوئے واجبات کی ادائیگی کا عندیہ دیا ہے۔اس سلسلہ میں صوبائی حکومت کی سنجیدہ کاوشوں کا اظہار صوبائی اعلیٰ سطحی وفود کا وفاقی اعلیٰ سطحی قیادت کے ساتھ مسلسل ملاقاتوں سے ہوتا ہے۔اس سلسلہ کی اہم ترین کڑی 12 مئی 2015 کو صوبائی حکومت اور حزب اختلاف کا پارلیمنٹ کے سامنے مشترکہ احتجاج اور دھرنا دینا ہے۔

جناب سپیکر!

۴۱۔ اس مشترکہ دھرنے کے بعد ہونے والی اعلیٰ سطحی ملاقاتوں میں یہ طے پایا کہ صوبائی حکومت کی طرف سے مجوزہ معاہدے کا مسودہ وفاقی لاءڈویژن کی رائے حاصل کرنے کے بعد مشترکہ مفادات کونسل کے سامنے پیش کیا جائے گا۔وفاقی حکومت نے اس معاہدہ کی بھرپور حمایت کی یقین دہانی کرائی ہے۔اس معاہدہ کے نتیجہ میں امید ہے کہ نہ صرف سابقہ واجبات کی وصولی ممکن ہو پائے گی بلکہ 1991 کی سطح پر منجمد کیا گیا منافع بھی Unfreeze ہو جائے گا جبکہ منافع کی سالانہ شرح میں اضافہ بھی طے ہو جائے گا۔ہم امید کرتے ہیں کہ وفاقی حکومت اور اس کے تمام متعلقہ ادارے نیک نیتی اور خلوص کا مظاہرہ کرتے ہوئے اس مسئلہ کو مستقل طور پر حل کرنے اور صوبے اور وفاق کے درمیان اعتماد کی فضا کو قائم رکھنے میں اپنا کردار ادا کریں گے۔ہم حزب اختلاف کے شکرگزار ہیں کہ انہوں نے تمام تر سیاسی اختلافات کو بالائے طاق رکھتے ہوئے صوبہ کے وسیع تر مفاد کی خاطر ہم سے بھرپور تعاون کیا اور امید کرتے ہیں کہ آئندہ بھی یہ تعاون جاری رہے گا۔

جناب سپیکر!

۴۲۔ اقلیتوں کے لیے سال 15-2014 میں 77.305 ملین روپے کی لاگت سے 9 منصوبے شروع کیے گئے۔جن میں اقلیتوں کی رہائشی کالونیوں اور مذہبی عبادت گاہوں کی تعمیر و ترقی، غریب اور مستحق

افرادکو جہیز، مالی امداد اور علاج کی مد میں رقوم کی فراہمی، نوجوانوں کو باعزت روزگار کی فراہمی، سکولوں کی بہتری کے لیے اقدامات، طلباء و طالبات کو تعلیمی وظائف کی فراہمی اور وادیٔ کیلاش کی اقلیتی برادری کے لیے خصوصی امدادی پیکیج شامل ہیں۔

جناب سپیکر!

۴۳۔ رواں مالی سال میں محکمہ پولیس کی استعداد کار کو جدید خطوط پر استوار کرنے کے لیے کئی اقدامات کیے گئے ہیں۔مثلاً

- ☆ سوات اور صوابی میں Police Training Schools کا قیام۔
- ☆ پشاور میں School of Traffic Management کا قیام۔
- ☆ مردان میں School of Public Disorder & Riot Management کا قیام۔
- ☆ نوشہرہ میں School of Explosive Ordnance Disposal کا قیام۔
- ☆ Rapid Response Force کا قیام۔
- ☆ Special Combat Unit کی تشکیل۔
- ☆ Counter Terrorism Department کا قیام۔
- ☆ سراغ رساں کتوں کی تربیت کے لیے Canine Unit کا قیام۔
- ☆ Online FIR Registration System کا اجرا۔
- ☆ پشاور میں Traffic Wardens System کا آغاز
- ☆ پشاور میں جدید ترین فرانزک لیبارٹری کا قیام
- ☆ صوبہ میں 7 پولیس لائنز، 33 پولیس سٹیشن، 57 پولیس پوسٹ اور 31 پٹرولنگ پوسٹ کی تعمیر

جناب سپیکر!

۴۴۔ حکومت نے دہشت گردی سے متاثرہ سویلین خاندانوں کی فلاح و بہبود کے لئے 200 ملین روپے پر مشتمل انڈومنٹ فنڈ قائم کیا ہے جس کے قواعد وضوابط مرتب کئے جا رہے ہیں۔

جناب سپیکر!

۴۵۔ آج کا دور Information Age کہلاتا ہے۔ اطلاعات کا جدید تصور ایک ایسے نظام کا تقاضا کرتا ہے جس میں روایتی پرنٹ اور الیکٹرانک میڈیا کے علاوہ سوشل میڈیا اور موبائل فون نیٹ ورک بھی شامل ہوں۔ اس تناظر میں محکمہ اطلاعات جدید ٹیکنالوجی کو عملی طور پر اپنانے کے لیے ہمہ وقت کمربستہ ہے۔ رواں مالی سال کے دوران نہ صرف facebook اور ٹویٹر جیسی سوشل نیٹ ورکنگ سائٹس پر حکومت کی موثر ترجمانی کا سلسلہ جاری رکھا بلکہ ویب ٹی وی اور ایس ایم ایس سروس (8333) کے ذریعے بھی عوام کی اطلاعات تک رسائی یقینی بنائی۔

جناب سپیکر!

۴۶۔ محکمہ جیل خانہ جات کے تحت مردان میں ہائی سیکورٹی جیل کی تعمیر مکمل کی گئی۔ جیلوں میں حفاظتی اقدامات کو یقینی بنانے کے لیے 156 ملین روپے کی خطیر رقم مختلف حفاظتی آلات کی خریداری کے لیے فراہم کی گئی جبکہ مختلف کیڈرز کی 1188 آسامیاں پیدا کی گئی ہیں۔ ایک ڈسٹرکٹ جیل میں خواتین قیدیوں کو فنی تربیت فراہم کرنے کا مرکز قائم کیا گیا ہے۔ مختلف جیلوں میں پینے کے صاف پانی کی فراہمی کے لیے (Water Filteration Plants) نصب کیے گئے ہیں۔

جناب سپیکر!

۴۷۔ بزرگ شہری ہمارا قیمتی سرمایہ ہیں۔ اس سال بھی بزرگ افراد کو بہتر طبی سہولیات کی فراہمی اور ان کی فلاح و بہبود کو یقینی بنانے کے لیے صوبے میں سینئر سیٹیزن کونسل اور سینئر سیٹیزن ویلفیئر فنڈ کے ذریعہ مالی امداد کا سلسلہ جاری رہا۔

۴۸۔ پنشنرز کو بینکوں کے سامنے قطاروں میں کھڑا ہونے اور موسم کی صعوبتوں سے بچانے کے لیے پنشن کی براہ راست بینک اکاؤنٹ میں منتقلی کے نظام کا اجراء کیا جا چکا ہے۔ پنشنرز اپنی صوابدید اور سہولت کے مطابق اپنے گھر کے قریب کسی بھی بینک میں اکاؤنٹ کھول کر اس کے ذریعے پنشن وصول کر سکتے ہیں۔ ان کو

پنشن بک کی بجائے پنشنر کارڈ جاری کیے جا رہے ہیں۔اس سلسلے کو وسعت دینے کے لیے ہماری حکومت نے ایک منصوبہ کا آغاز کیا ہے۔اس منصوبہ کے تحت ابتدائی مرحلے میں چار اضلاع میں 2012 سے پہلے کے پنشنرز کی پنشن کمپیوٹر پر منتقل کی جا رہی ہے۔اگلے مال سال کے دوران بقیہ تمام اضلاع میں اس منصوبہ کا اطلاق کیا جائے گا۔اس سے پنشنر کو سہولت حاصل ہوگی اور جعلی پنشنرز کی نشاندہی اور روک تھام کے نتیجے میں حکومت کو لاکھوں روپے ماہانہ کی بچت ہوگی۔

2014-15 کا نظر ثانی شدہ بجٹ

جناب سپیکر!

۴۹۔ اب میں آپ کے سامنے مالی سال 2014-15 کا نظر ثانی شدہ بجٹ پیش کرنے کی اجازت چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر!

۵۰۔ 2014-15 کے بجٹ میں کل وصولیات کا تخمینہ 404 ارب 80 کروڑ 50 لاکھ روپے لگایا گیا تھا۔ جبکہ نظر ثانی شدہ وصولیوں کا تخمینہ 397 ارب، 73 کروڑ 73 لاکھ روپے ہے۔

۵۱۔ رواں مالی سال 2014-15 کے لیے کل اخراجات کا تخمینہ 404 ارب 80 کروڑ 50 لاکھ روپے لگایا گیا تھا جو کہ رواں مالی سال کے آخری سہ ماہی میں نظر ثانی کے بعد 397 ارب، 73 کروڑ 73 لاکھ روپے ہے۔

۵۲۔ اخراجات جاریہ کی مد میں بجٹ کا تخمینہ 250 ارب روپے لگایا گیا تھا۔ نظر ثانی شدہ تخمینہ جات میں یہ رقم بڑھ کر 255 ارب روپے ہوگئی۔ جو کہ ابتدائی تخمینہ سے تقریباً 2 فیصد زیادہ ہے۔

بجٹ 2015-16

جناب سپیکر!

۵۳۔ اب میں درخواست گذار ہوں کہ مجھے آئندہ مالی سال 2015-16 کا بجٹ پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔شکریہ۔

آئندہ مالی سال میں صوبے کو حاصل ہونے والے کل محاصل کا تخمینہ 487 ارب، 88 کروڑ 40 لاکھ روپے ہے جو رواں مالی سال کی نسبت تقریباً 21 فیصد زیادہ ہے جبکہ اخراجات کا تخمینہ بشمول سالانہ ترقیاتی پروگرام بھی 487 ارب، 88 کروڑ 40 لاکھ روپے لگایا گیا ہے اس طرح یہ ایک متوازن بجٹ ہے۔

جناب سپیکر!

۵۴۔ مجھے یہ بیان کرتے ہوئے مسرت ہو رہی ہے کہ آئندہ مالی سال کے بجٹ میں خیبر پختونخوا کے عوام پر کوئی نیا ٹیکس نہیں لگایا گیا ہے تاہم موجودہ ٹیکسوں کی شرح میں معمولی ردوبدل کیا گیا ہے جس کی تفصیل یہ ہے۔

☆ غیر منقولہ جائیداد پر ٹیکس کے شیڈول دوم میں چند اصلاحات لانے کی تجویز ہے۔

ا۔ کمرشل پراپرٹی کے شیڈول دوم میں ٹیکس کے مقامی عوامل 2001 میں طے کیے گئے تھے جو کہ گزشتہ پندرہ سالوں سے لاگو ہیں لہٰذا ان عوامل کی کیٹگری (Category A to C) میں اضافہ تجویز کیا گیا ہے۔جبکہ (Category-D) میں کوئی اضافہ نہیں کیا گیا ہے۔

۲۔ اسی طرح سی این جی سٹیشن ، پٹرول پمپ اور سروس سٹیشن جو کہ کمرشل پراپرٹی کے شیڈول دوم میں آتے ہیں کے ٹیکس میں بھی منصفانہ اضافہ کیا گیا ہے۔

۳۔ گاڑیوں کے سالانہ ٹیکس کی شرح سال 2000ء کے بعد نہیں بڑھائی گئی تھی۔موجودہ شرح دوسرے صوبوں سے بھی کم ہے، لہٰذا کچھ گاڑیوں جن میں کمرشل اور زیادہ انجن پاور والی گاڑیاں شامل ہیں کی ٹیکس شرح میں معمولی اضافہ تجویز کیا گیا ہے۔اسی طرح 1000cc گاڑیوں پر ایک دفعہ یکمشت -/10,000 روپے وصول کرنے کی تجویز ہے۔

☆ سپرٹ وغیرہ کے پرمٹ/لائسنس فیس کی شرح میں بھی مناسب اضافہ کی تجویز ہے۔

☆ آئین میں اٹھارویں ترمیم کے بعد خدمات پر سیلز ٹیکس کی وصولی صوبوں کو سونپی گئی تھی۔صوبائی حکومت نے گزشتہ مالی سال کے آغاز سے خیبر پختونخوا ریونیو اتھارٹی قائم کی ہے جسے خدمات پر Sales Tax کی وصولی کے ساتھ ساتھ اس ٹیکس سے وابستہ مختلف امور کی ذمہ داری سونپی گئی ہے۔سیلز ٹیکس کے First Schedule میں خدمات کا تعین ہے۔لہٰذا تجویز ہے کہ First Schedule میں مزید سروسز کا اضافہ کیا جائے۔

☆ محکمہ ٹرانسپورٹ کے ذریعے مختلف روٹ ، پارکنگ فیس اور دیگر فیسوں کی وصولی کی جاتی ہے۔ان فیسوں کی شرح میں بھی معمولی اضافہ تجویز کیا گیا ہے۔

☆ نا قابل ٹیکس آمدن کے مختلف ذرائع جن میں زراعت اور لائیوسٹاک کے شعبہ جات شامل ہیں ان سے وصول کی جانے والی فیسوں کی مختلف مدوں کی شرح میں مناسب اضافہ کی تجویز ہے۔

جناب سپیکر!

۵۵۔ **آئندہ مالی سال کے محصولات کی تفصیل کچھ اس طرح ہے:۔**

☆ وفاقی قابل تقسیم محاصل میں سے صوبے کو 250 ارب، 89 کروڑ، 27 لاکھ روپے ملنے کا امکان ہے جو رواں مالی سال کے دوران اسی مد میں ملنے والی رقم کی نسبت 10 فیصد زیادہ ہے۔

☆ بدامنی کے خلاف جنگ کے اخراجات کے طور پر 30 ارب، 14 کروڑ، 65 لاکھ روپے ملنے کی توقع ہے جو رواں مالی سال کے دوران اسی مد میں ملنے والی رقم کی نسبت 10 فیصد زیادہ ہے۔

☆ صوبے کے جنوبی اضلاع میں تیل و گیس کی پیداوار پر رائلٹی کی مد میں 19 ارب، 41 کروڑ، 28 لاکھ روپے دستیاب ہوسکیں گے جو رواں مالی سال کے دوران اسی مد میں ملنے والی رقم کی نسبت 33 فیصد کم ہے۔

☆ سروسز پر جنرل سیلز ٹیکس سے 14 ارب روپے ملنے کی توقع ہے۔جو رواں مالی سال کے دوران اسی مد میں ملنے والی رقم کی نسبت 17 فیصد زیادہ ہے۔

☆ صوبے کے اپنے دیگر محاصل سے تقریباً 37 ارب، 12 کروڑ 47 لاکھ 90 ہزار روپے ملنے کی توقع ہے، جورواں سال کے دوران اسی مد میں ملنے والی رقم کی نسبت 166 فیصد زیادہ ہے۔

☆ صوبے میں واقع اپنے وسائل سے قائم شدہ پن بجلی گھروں سے 3 ارب، 30 کروڑ روپے ملنے کا امکان ہے۔ جورواں سال کے دوران اسی مد میں ملنے والی رقم کی نسبت 16 فیصد زیادہ ہے۔ اس طرح صوبے کے اپنے محاصل کا مجموعی حجم 54 ارب، 42 کروڑ، 47 لاکھ 90 ہزار روپے ہوگا۔ جورواں مالی سال کی دوران اسی مد میں ملنے والی رقم کی نسبت 89 فیصد زیادہ ہے۔

☆ پن بجلی گھروں کی فنانسنگ کے لیے ہائیڈل ڈویلپمنٹ فنڈ سے 15 ارب روپے مہیا ہوں گے۔

☆ اضافی اخراجات کے لیے گزشتہ سالوں کی بچت شدہ رقومات میں سے 14 ارب روپے کی فراہمی کی تجویز ہے۔

☆ بجلی کے خالص منافع کی مد میں 17 ارب روپے ملنے کی توقع ہے جبکہ خالص منافع کے بقایاجات کی مد میں اس سال 51 ارب، 87 کروڑ، 30 لاکھ روپے فراہم کرنے کا وفاقی حکومت نے یقین دلایا ہے۔

☆ ہمارے جنگلات میں لکڑی کی ایک بڑی مقدار خشک اور افتادہ درختوں کی شکل میں ضائع ہو رہی ہے۔ حکومت نے محکمہ جنگلات کو ہدایت کی ہے کہ ایسی تمام لکڑی کو اکٹھا کر کے نزدیکی ٹمبر ڈپوؤں میں پہنچائے تاکہ اس کی نیلامی کی جاسکے۔ ہمیں توقع ہے کہ اس سے حکومت کو 8 ارب روپے کی آمدن ہوگی۔

☆ دیگر متفرق وسائل سے 2 ارب 25 کروڑ روپے ملنے کی توقع ہے۔

☆ اسی طرح Foreign Projects Assistance کی مد میں 32 ارب، 88 کروڑ، 40 لاکھ روپے ملنے کی توقع ہے۔

جناب سپیکر!

۵۶۔ آئندہ مالی سال میں اخراجات کا تخمینہ 487 ارب، 88 کروڑ، 40 لاکھ روپے جس میں 298 ارب روپے اخراجات جاریہ کے لیے مختص کیے گئے ہیں۔ جورواں مالی سال کے دوران اسی مد میں رکھی گئی رقوم

کی نسبت تقریباً 19 فیصد زیادہ ہیں۔ چیدہ چیدہ اخراجات کی تفصیل کچھ یوں ہے:۔

☆ تعلیم کے لیے 97 ارب، 54 کروڑ، 22 لاکھ 13 ہزار روپے رکھے گئے ہیں جو رواں مالی سال کی نسبت 21 فیصد زیادہ ہے۔

☆ صحت کے لیے 29 ارب، 95 کروڑ، 34 لاکھ، 40 ہزار روپے رکھے گئے ہیں جو کہ رواں مالی سال کی نسبت تقریبا 19 فیصد زیادہ ہے۔

☆ سماجی بہبود، خصوصی تعلیم و ترقی خواتین کے لیے 1 ارب، 37 کروڑ، 21 لاکھ، 19 ہزار روپے رکھے گئے ہیں جو کہ رواں مالی سال کی نسبت 23 فیصد زیادہ ہے۔

☆ پولیس کے لیے 32 ارب، 74 کروڑ، 52 لاکھ، 44 ہزار روپے رکھے گئے ہیں جو رواں مالی سال کی نسبت 15 فیصد زیادہ ہے۔

☆ آبپاشی کے لیے 3 ارب، 60 کروڑ، 91 لاکھ، 95 ہزار روپے مختص کیے گئے ہیں جو کہ رواں مالی سال کی نسبت 13 فیصد زیادہ ہے۔

☆ فنی تعلیم اور افرادی تربیت کے لیے 1 ارب 75 کروڑ 48 لاکھ 80 ہزار روپے مختص کیے گئے ہیں جو کہ رواں مالی سال کی نسبت 12 فیصد زیادہ ہے۔

☆ زراعت کے لیے 3 ارب، 51 کروڑ، 98 لاکھ، 69 ہزار روپے مختص کیے گئے ہیں جو کہ رواں مالی سال کی نسبت 12 فیصد زیادہ ہے۔

☆ ماحولیات وجنگلات کے لیے 1 ارب، 83 کروڑ، 78 لاکھ، 33 ہزار روپے مختص کیے گئے ہیں جو کہ رواں مالی سال کی نسبت 11 فیصد زیادہ ہے

☆ مواصلات وتعمیرات کے لیے 2 ارب، 76 کروڑ، 36 لاکھ، 43 ہزار روپے مختص کیے گئے ہیں جو کہ رواں مالی سال کی نسبت 17 فیصد زیادہ ہے۔

☆ پنشن کے لیے 36 ارب، 99 کروڑ، 30 لاکھ، 25 ہزار روپے مختص کیے گئے ہیں جو کہ رواں مالی سال کی نسبت 20 فیصد زیادہ ہے

☆ گندم پر سبسڈی کے لیے 2 ارب، 90 کروڑ روپے مختص کیے گئے ہیں جو کہ رواں مالی سال کی نسبت 7 فیصد زیادہ ہے۔ اور

☆ قرضوں پر مارک اپ کی ادائیگی کے لیے 7 ارب، 2 کروڑ 10 لاکھ 90 ہزار روپے رکھے گئے ہیں۔ جو کہ رواں مالی سال کی نسبت 1.3 فیصد کم ہے۔

جناب سپیکر!

۵۷۔ ہماری حکومت نے مالیاتی نظم و ضبط کو مؤثر بنانے کے لیے رواں مالی سال کی طرح اگلے مالی سال کے بجٹ کو بھی تین حصوں یعنی فلاحی، ترقیاتی اور انتظامی بجٹ میں تقسیم کیا ہے۔

۵۸۔ آئندہ مالی سال کے جاریہ بجٹ میں 259 ارب، 16 کروڑ، 96 لاکھ روپے **فلاحی بجٹ** کے لیے مختص کرنے کی تجویز ہے جو کہ کل بجٹ کا 53 فیصد ہے اس طرح یہ رقم رواں مالی سال کے مقابلے میں 18 فیصد زیادہ ہے۔

۵۹۔ اسی طرح **انتظامی بجٹ** کے لیے آئندہ مالی سال کے بجٹ میں 53 ارب، 83 کروڑ، روپے مختص کرنے کی تجویز ہے جو کل بجٹ کا 11 فیصد ہے اور رواں مالی سال کی نسبت 19 فیصد کم ہے۔

۶۰۔ **ترقیاتی بجٹ** کے لئے آئندہ مالی سال 174 ارب، 88 کروڑ، 40 لاکھ روپے مختص کرنے کی تجویز ہے جو کل بجٹ کا 36 فیصد بنتا ہے اور رواں مالی سال کی نسبت 25 فیصد زیادہ ہے۔

سالانہ ترقیاتی پروگرام 2015-16

جناب سپیکر!

۶۱۔ اب میں آپ کی اجازت سے اِس معزز ایوان کے سامنے آئندہ مالی سال 2015-16 کے سالانہ ترقیاتی پروگرام کا مختصر جائزہ پیش کرنا چاہوں گا۔

جناب سپیکر!

سالانہ ترقیاتی پروگرام 2015-16 کے چیدہ چیدہ نکات یہ ہیں۔

☆ سالانہ ترقیاتی پروگرام کا کل حجم 174 ارب 88 کروڑ 40 لاکھ روپے ہے، جس میں 32 ارب 88 کروڑ 40 لاکھ روپے بیرونی امداد بھی شامل ہے۔ سالانہ ترقیاتی پروگرام پچھلے سال کے مقابلے میں 26 فیصد زیادہ ہے۔

☆ آئندہ مالی سال کا صوبائی ترقیاتی پروگرام 142 ارب روپے پر محیط ہے جو کہ رواں مالی سال کے منظور شدہ تخمینے سے 42 فیصد زیادہ ہے۔

☆ صوبائی پروگرام 1525 منصوبوں پر مشتمل ہے جن میں 911 جاری اور 614 نئے منصوبے شامل ہیں۔

☆ یہاں یہ امر قابل ذکر ہے کہ سالانہ ترقیاتی پروگرام 2015-16 کی تیاری میں ہم نے زیادہ رقوم جاری منصوبوں کے لیے مختص کیں ہیں تا کہ ان کی فوری تکمیل سے عوام الناس کو فائدہ پہنچے۔

جناب سپیکر!

۶۲۔ میں یہ بتاتے ہوئے نہایت اطمینان محسوس کر رہا ہوں کہ تمام دوست ممالک نے نہ صرف صوبائی حکومت کی پالیسیوں پر بھرپور اعتماد کا اظہار کیا بلکہ صوبائی حکومت کی مرتب کردہ حکمت عملی جس میں مربوط ترقیاتی حکمت عملی، سٹریٹیجک ڈویلپمنٹ پارٹنرشپ فریم ورک اور اکنامک گروتھ سٹریٹیجی کو دوست ممالک نے نہایت پذیرائی دی۔ آئندہ مالی سال سے یہی دوست ممالک دوطرفہ تعاون کے علاوہ 15 ارب

روپے سے زائد امداد "ملٹی ڈونرٹرسٹ فنڈز" کے ذریعے دیں گے۔ جو کہ آئندہ چار سال میں مختلف ترقیاتی منصوبوں پر خرچ کی جائے گی۔

جناب سپیکر!

۶۳۔ مجھے یہ بھی بتاتے ہوئے خوشی محسوس ہو رہی ہے کہ موجودہ مالی سال میں بیرونی امداد سے چلنے والے 07 منصوبے پایہ تکمیل تک پہنچے اور انکے اثرات عوام تک پہنچنا شروع ہو گئے ہیں۔ اسی دوران صوبائی حکومت نے دوست ممالک کیساتھ نئے منصوبے شروع کرنے کے لیے گفت وشنید مکمل کی۔ جس کے نتیجے میں آئندہ مالی سال تقریباً 14 ارب روپے کی لاگت سے 3 اہم منصوبے "قانون کی بالادستی"، "ضلعی حکومتیں اور معاشی ترقی" اور One UN Program کے تحت مختلف منصوبے شروع کر رہی ہے۔ میں اس معزز ایوان کے توسط سے تمام دوست ممالک اور معاونتی اداروں کو یہ یقین دلاتا ہوں کہ صوبائی حکومت ان کے نمائندوں اور اہلکاروں کو ہر قسم کے تعاون کے ساتھ ساتھ مکمل تحفظ فراہم کرے گی۔

جناب سپیکر!

۶۴۔ جیسا کہ آپ کو معلوم ہے کہ صوبائی حکومت نے کئی اداروں کو خودمختاری دی ہے جس میں ٹیکنیکل ایجوکیشن اور ووکیشنل ٹریننگ اتھارٹی، پختونخواہ انرجی ڈویلپمنٹ آرگنائزیشن اور تیل اور گیس کی کمپنیوں کا قیام قابل ذکر ہے۔ میں بین الاقوامی اداروں اور دوست ممالک کو اِن خودمختار اداروں میں سرمایہ کاری کی دعوت دیتا ہوں اور یہ بھی بتانا ضروری سمجھتا ہوں کہ حکومت نے سرمایہ کاروں کی سہولت اور بروقت فیصلہ سازی کے لیے وزیراعلیٰ سیکرٹریٹ میں ایک علیحدہ سیل بھی تشکیل دیا ہے۔

جناب سپیکر!

۶۵۔ آئندہ مالی سال میں بیرونی امداد کی مد میں 32 ارب 88 کروڑ 40 لاکھ روپے کی خطیر رقم متوقع ہے جس میں 27 ارب 66 کروڑ روپے گرانٹ جبکہ 5 ارب 22 کروڑ 30 لاکھ روپے آسان شرائط پر قرضہ شامل ہوگا۔

جناب سپیکر!

۶۶۔ ہمیں اِمداد دینے والے دوست ممالک میں حکومت برطانیہ، جاپان، امریکہ، ناروے، جرمنی، سوئٹزرلینڈ، اٹلی اور آسٹریلیا کے علاوہ عالمی ادارے ،جن میں اقوامِ متحدہ، یورپی یونین، عالمی بینک، ایشیائی ترقیاتی بینک، یوایس ایڈ، DFID اور GIZ شامل ہیں جو بنیادی وثانوی تعلیم، بنیادی صحت، دیہی ترقی، پولیس انفراسٹرکچر، بجلی وتوانائی اور گورننس کے منصوبوں پر کام کررہی ہیں۔ میں اِس معزز ایوان کے توسط سے اِن تمام دوست ممالک اور عالمی اداروں کا شکریہ ادا کرتا ہوں جو اِس صوبے کی ترقی میں ہمارے ساتھ شانہ بشانہ کھڑے ہیں۔ صوبائی حکومت ان کے تعاون کو قدر کی نگاہ سے دیکھتی ہے۔

جناب سپیکر!

۶۷۔ حکومت خیبر پختونخوا نے "پاک چائنہ اقتصادی راہداری" کے سمجھوتے کے تحت کُل 19 منصوبوں کو PSDP میں شامل کرنے کے لیے وفاقی حکومت سے سفارش کی ہے، جن میں انرجی اینڈ پاور کے 10 منصوبے، آبپاشی کے 08 منصوبے اور سوات ایکسپریس وے کی تعمیر کا منصوبہ شامل ہے۔ اِن منصوبوں کی کُل مالیت 5320 ملین ڈالر ہے۔ اِن کی تکمیل سے صوبے کو اضافی 17 سو میگاواٹ بجلی ملنے کے ساتھ ساتھ 3 لاکھ ایکڑ اراضی کی سیرابی کے لیے پانی فراہم ہوگا۔ جس سے نہ صرف صوبے کی معیشت بہتر ہوگی بلکہ روزگار کے مواقع بھی بڑھیں گے۔

جناب سپیکر!

۶۸۔ اب میں آپ کی اجازت سے اِس معزز ایوان کے سامنے آئندہ مالی سال 2015-16 میں چیدہ چیدہ شعبوں کا مختصر جائزہ پیش کرنا چاہوں گا۔

۶۹۔ کوئی قوم اُس وقت تک ترقی کی راہ پر گامزن نہیں ہوسکتی جب تک وہ علم کی روشنی سے آراستہ نہ ہو۔ اس امر کو مدنظر رکھتے ہوئے موجودہ حکومت نے تعلیم کے شعبہ کو ترجیحی بنیادوں پر سرفہرست رکھا ہے۔

مایوسی میں امید کے کچھ خواب دکھائے

تعلیم ہمیں جینے کے آداب سکھائے

اس سلسلے میں صوبے بھر میں پرائمری، مڈل اور ہائی سکولوں کا قیام، ان کی اپ گریڈیشن اور موجودہ سکولوں میں ضروری مرمت و بنیادی سہولیات کی فراہمی کو بھی یقینی بنایا جائے گا۔ صوبے میں یکساں نصاب تعلیم کو مزید وسعت دی جائے گی۔ اس کے علاوہ سکولوں میں ضرورت کے تحت فرنیچر، لیبارٹریوں کا سامان اور پینے کا صاف پانی فراہم کیا جائے گا۔ مستحق اور ذہین طلباء کو وظائف دیئے جائیں گے اور اساتذہ کی استعداد کار بڑھانے کے لیے عملی اقدامات کیے جائیں گے۔ اعلیٰ تعلیم کے شعبے میں سرکاری کالجوں میں فرنیچر، کمپیوٹرز، لائبریری کتب، مشینری و لیبارٹری کے آلات کی فراہمی کو یقینی بنایا جائے گا۔ پرائمری اور ثانوی تعلیم کے شعبے میں شامل منصوبوں کے لیے مالی سال 2015-16 میں 10 ارب 20 کروڑ روپے مختص کیے گئے ہیں جو کل 71 منصوبوں پر خرچ ہونگے۔ ان میں 49 جاری منصوبوں کے لیے 7 ارب 95 کروڑ روپے جبکہ 22 نئے منصوبوں کے لیے 2 ارب 24 کروڑ 99 لاکھ روپے رکھے گئے ہیں جو کہ پچھلے سال کے مقابلے میں 25 فیصد زیادہ ہے۔ مزید برآں ضلعی بجٹ میں بھی کم از کم 20 فیصد تعلیم کے شعبے کے لیے مختص کیے گئے ہیں۔ اسی طرح اعلیٰ تعلیم کے شعبے میں شامل منصوبوں کے لیے مالی سال 2015-16 میں 5 ارب 51 کروڑ 80 لاکھ روپے مختص کیے گئے ہیں جو کل 67 منصوبوں پر خرچ ہونگے۔ ان میں 39 جاری منصوبوں کے لیے 3 ارب 85 کروڑ 30 لاکھ روپے جبکہ 28 نئے منصوبوں کے لیے 1 ارب 66 کروڑ 50 لاکھ روپے رکھے گئے ہیں۔ شعبہ تعلیم کے اہم اہداف درجہ ذیل ہیں:۔

- ☆ صوبے میں 150 نئے پرائمری سکولز برائے طلباء و طالبات قائم کیے جائیں گے۔
- ☆ صوبے میں 100 نئے سیکنڈری سکولز برائے طلباء و طالبات کا قیام عمل میں لایا جائے گا۔
- ☆ 50 گرلز مڈل سکولوں کو ہائی اور 50 گرلز ہائی سکولوں کو ہائر سیکنڈری سکولوں کا درجہ دیا جائے گا۔
- ☆ 500 گورنمنٹ ہائی اور ہائر سیکنڈری سکولوں میں آئی ٹی لیبارٹریز قائم کی جائیں گی۔
- ☆ بنیادی تعلیم کے لیے 500 کمیونٹی سکولوں کو قائم کیا جائے گا۔
- ☆ سکول کے بچوں کو صحت کے تحفظ کے لیے 10 کروڑ روپے لاگت سے سکول فیڈنگ پروگرام کا اجراء

کیا جائے گا۔

☆ صوبہ بھر میں سکول نہ جانے والے بچوں کی مکمل تعداد جاننے کے لیے ایک سروے کیا جائے گا تاکہ اس سلسلے میں موزوں اقدام اٹھائے جائیں۔

☆ سکولوں میں ڈیڑھ ارب روپے کی لاگت سے نیا فرنیچر مہیا کیا جائے گا۔

☆ ایلیمنٹری ایجوکیشن فاونڈیشن کی بلڈنگ کی تعمیر شروع کی جائے گی۔

☆ ضرورت کی بنیاد پر صوبے میں نئے سرکاری کالجز کا قیام عمل میں لایا جائیگا۔

☆ صوابی میں لڑکیوں اور دیر بالا میں لڑکوں کے گورنمنٹ کالج آف مینجمنٹ سائنسز کے قیام جبکہ چارسدہ اور بونیر کے اضلاع میں قائم شدہ گورنمنٹ کالج آف منیجمنٹ سائنس (GCMS) کے لیے اپنی بلڈنگ کی تعمیر کے منصوبے شروع کیے جائیں گے۔ علاوہ ازیں گورنمنٹ کالج آف مینجمنٹ سائنسز GCMS ڈیرہ اسماعیل خان کی بلڈنگ کی ازسرنو تعمیر کی جائے گی۔

☆ صوبے میں سرکاری لائبریریز کی تعمیر و مرمت اور دیگر سہولیات کے لیے 8 کروڑ روپے فراہم کیے جائیں گے۔

☆ حویلیاں میں ہزارہ یونیورسٹی کیمپس کو ایک مکمل یونیورسٹی کا درجہ دیا جائے گا۔

☆ صوبے کے مختلف کالجز میں ڈیجیٹل سائنس لیبارٹریز اور ڈیجیٹل لائبریریز کا قیام عمل میں لایا جائے گا۔

☆ گورنمنٹ کالجز کے اساتذہ کو ٹرانسپورٹ کی فراہمی کے لیے 10 کروڑ روپے مختص کیے گئے ہیں۔

☆ محکمہ اعلیٰ تعلیم کے تربیتی ادارے ہائیر ایجوکیشن ٹیچر ٹریننگ اکیڈیمی (HETTA) 15 کروڑ کی لاگت سے تعمیر کی جائے گی۔

☆ مردان میں ایک ویمن یونیورسٹی کے قیام کا منصوبہ شروع کیا جائے گا۔ جبکہ دیر بالا میں انجینئرنگ یونیورسٹی پشاور کے سب کیمپس کا قیام بھی عمل میں لایا جائے گا۔

☆ صوبے کے جن مڈل سکولوں میں Theology Teacher اور PET کی آسامیاں موجود نہیں ان میں یہ آسامیاں تخلیق کی جائیں گی۔

☆ پرائمری سکولوں کے ہیڈ ٹیچرز اور مڈل اور ہائی سکولوں کے ہیڈ ماسٹرز اور ہائیر سیکنڈری سکولوں کے پرنسپلز کے چارج الاؤنس میں خاطر خواہ اضافہ کیا جا رہا ہے۔

☆ سرکاری تعلیمی اداروں میں تعلیم کا معیار بلند کرنے اور ان کی کارکردگی بہتر کرنے کے لیے آزمائشی طور پر 5 اضلاع میں ایک ایک ہائی سکول کا نظم و نسق نجی شعبے کی شراکت سے چلانے کی تجویز ہے۔

جناب سپیکر!

۷۰۔ موجودہ حکومت نے صحت کے شعبہ کی اہمیت کے پیش نظر جامع منصوبہ بندی کی ہے جن کے ذریعے زچہ و بچہ کی صحت، بنیادی صحت میں بہتری، ہیپاٹائٹس، ملیریا اور ڈینگی سے بچاؤ کے اقدامات کے ساتھ ساتھ بچوں و ماؤں کی شرح اموات کم کرنے کے علاوہ کینسر، یرقان اور ٹی بی کے مریضوں کو بھی مفت علاج فراہم کیا جائے گا۔ غربت کے خاتمے کے پروگرام کے تحت صوبے بھر میں طبی و جراحی آلات کی فراہمی کے علاوہ بنیادی صحت کے منصوبوں پر بھی کام کا آغاز کیا جائے گا۔ پولیو اور دیگر متعلقہ بیماریوں کو جڑ سے ختم کرنے کے لیے ایک نیا 5 سالہ پروگرام "خیبر پختونخوا امیونائزیشن پروگرام" GAVI فنڈ کی مالی معاونت سے شروع کیا جائے گا۔ HIV, Hepatitis اور Thalassemia کے کنٹرول کے لیے ایک نیا مربوط پروگرام شروع کیا جائے گا۔ آئندہ سالانہ ترقیاتی پروگرام میں صحت کے شعبہ کے **98 منصوبوں کے لیے 8 ارب 28** کروڑ روپے مختص کیے گئے ہیں۔ مزید برآں ضلعی بجٹ میں بھی کم از کم 10 فیصد شعبہ صحت کے لیے مختص کیا گیا ہے جن کے ذریعے درجہ ذیل اہداف حاصل کیے جائیں گے۔

☆ ڈویژنل سطح پر ایبٹ آباد، ڈی آئی خان اور سوات میں فوڈ اور ڈرگ ٹیسٹنگ لیبارٹریز قائم کی جائیں گی۔

☆ Peshawar Institute of Cardiology کی تعمیر مکمل کر کے operational کیا جائے گا۔

☆ نوشہرہ میڈیکل کالج اور ذوالفقار علی بھٹو میڈیکل کالج پشاور کے لیے عمارتوں کی تعمیر جبکہ تیمر گرہ میں میڈیکل کالج کا قیام عمل میں لایا جائے گا۔

☆ حیات آباد میڈیکل کمپلکس پشاور میں Orthopaedic اور ریڑھ کی ہڈی کی سرجری کے یونٹ کا قیام

عمل میں لایا جائے گا۔

☆ صوبہ بھر کے تمام Medical Teaching Institutes کی بہتری اور بحالی کی جائے گی۔

جناب سپیکر!

۷۱۔ **شعبہ سماجی بہبود، خصوصی تعلیم و ترقی خواتین** کے تحت صوبے بھر کے فلاحی مراکز میں بے سہارا خواتین و یتیم بچوں کے لیے skill development program ، معذور اور معمّر افراد کے لیے وظائف، منشیات کے عادی اَفراد کا علاج اور خصوصی افراد کی کفالت کے لیے موثر اقدامات اٹھائے جائیں گے۔ سالانہ ترقیاتی پروگرام **2015-16** میں اِس شعبے کے **26** منصوبوں کے لیے **52** کروڑ **30** لاکھ روپے مختص کیے گئے ہیں۔ جن سے مندرجہ ذیل اہداف حاصل ہوں گے

☆ 2500 خواتین کو سلائی کڑائی کا ہنر سکھایا جائے گا۔

☆ سوشل ویلفیئر کمپلیکس نوشہرہ اور ماڈل انسٹیٹیوٹ برائے سٹریٹ چائلڈ (زمونگ کور) کا قیام۔

☆ تبدیلی (TABDEELI) سینٹر کے قیام کے ساتھ ساتھ محکمہ ذکوۃ وعشر کے دفتر کو بھی تعمیر کیا جائے گا۔

☆ سوات میں خواتین کے لیے ووکیشنل سینٹر کو مکمل کیا جائیگا۔

☆ ہری پور میں خصوصی بچوں کی تعلیم و بحالی کے ادارے کی تعمیر کے ساتھ ساتھ بونیر میں یتیم اور بے سہارا بچوں کی بحالی کے مرکز کو بھی مکمل کیا جائے گا۔

☆ پشاور میں موجودہ نابینا اور قوت سماعت سے محروم بچیوں کے سکول کا درجہ ثانوی تک بڑھایا جائے گا، جبکہ ضلع مردان میں نابینا اور قوت سماعت سے محروم بچوں کے لیے سکول بھی تعمیر کیا جائیگا۔

جناب سپیکر!

۷۲۔ **محکمہ بہبود آبادی** کے **12** منصوبوں کے لیے **34** کروڑ **90** لاکھ روپے مختص کیے ہیں۔ جن کی مدد سے مندرجہ ذیل اہداف حاصل کیے جائیں گے

☆ صوبے کے 4 اضلاع میں موبائل شفاخانوں کا قیام۔

☆ ٹانک، دیر لوئر، لکی مروت اور کرک میں تولیدی مراکز صحت کی تعمیر۔

☆ ایبٹ آباد اور مالاکنڈ میں علاقائی تربیتی اداروں (RTIs) کی تعمیر۔

☆ خیبر پختونخوا پاپولیشن ریسرچ اور ٹریننگ انسٹیٹیوٹ کا قیام۔

جناب سپیکر!

۴۳۔ صوبہ خیبر پختونخوا کے ثقافتی ورثہ، محل وقوع، علاقائی خوبصورتی اور گندھارا تہذیب کے تاریخی خدوخال کو سیاحوں کے لیے مزید پُرکشش بنائے جائیں گے۔ سیاحوں کے لیے سہولیات اور سیاحت کے شعبے کو مزید وسعت دی جائیگی۔ سیاحت کے شعبہ میں نئے منصوبوں کو شروع کرنے اور اُن کو بروقت پایہ تکمیل تک پہنچانے کے لیے پرائیویٹ سیکٹر کی حوصلہ افزائی کی جائے گی۔ کھیلوں کے فروغ کے لیے بڑے پیمانے پر منصوبے شروع کیے گئے ہیں تاکہ باصلاحیت نوجوان ملکی اور بین الاقوامی سطح پر ملک کا نام روشن کرسکیں۔ تاریخی عمارات کی بحالی وتحفظ کے منصوبے شروع کیے جائیں گے۔ طلباء کو عجائب گھروں اور تاریخی مقامات کے مطالعاتی دورے کرائے جائینگے تاکہ اِن کو اپنی تہذیب وتمدن سے آگاہی حاصل ہوسکے۔ اِس کے علاوہ معلوماتی مراکز برائے سیاحت ونوجوانان کو مرحلہ وار طور پر پورے صوبے میں پھیلایا جائے گا۔ اِس کے ساتھ ساتھ علاقائی ہوٹل انڈسٹری کی حوصلہ افزائی بھی کی جائے گی۔ اِن مقاصد کے حصول کے لیے صوبائی حکومت نے سال 2015-16 میں 54 منصوبوں کے لیے ایک ارب 32 کروڑ 50 لاکھ روپے مختص کیے ہیں۔ جن سے مندرجہ ذیل اہداف حاصل کیے جائینگے:

☆ صوبے کے مختلف اضلاع جن میں سوات، چترال، مردان اور صوابی میں میوزیم کیمپس کو ترقی دی جائے گی۔

☆ ضلع سوات میں آثارِ قدیمہ کے 11 مختلف جگہوں کو محفوظ کرنے اور اُن کو ترقی دینے کے لیے زمین کا حصول بھی عمل میں لایا جائے گا۔

☆ گور گھٹڑی میں ثقافتی ورثہ کو محفوظ کرنے کے لیے جامع منصوبہ شروع کیا جائے گا۔

☆ نشتر ہال پشاور کی تزئین و آرائش کی جائے گی۔

☆ صوبے میں اپنی نوعیت کی پہلی لیب برائے تحفظ آثار قدیمہ کا قیام عمل میں لایا جائے گا۔

☆ صوبے میں علاقائی ثقافتی ورثہ کو فروغ دیا جائے گا۔

☆ صوبے میں کھیلوں کے فروغ کے لیے کھیل کے 76 میدان قائم کرنے کے ساتھ ساتھ سرکاری سکولوں میں پلے گراؤنڈز جبکہ کوہاٹ میں ایک سپورٹس کمپلیکس اور پشاور میں ایک اسکواش کمپلکس بھی تعمیر کیا جائے گا۔

☆ خواتین کے لیے ضلع پشاور میں اِنڈور سپورٹس کی سہولت فراہم کی جائے گی۔

☆ صوبے کے کھلاڑیوں کو نہ صرف کھیلنے کے مواقع میسر کیے جائیں گے بلکہ اُن کو کھیل کا سامان بھی مہیا کیا جائے گا۔

☆ صوبے میں سیاحت کے فروغ کے لیے 20 کروڑ 31 لاکھ روپے مختص کیے گئے ہیں جس کے ذریعے مختلف سیاحتی مراکز میں سہولیات کی فراہمی کی جائے گی۔

☆ صوبے کے تمام اضلاع میں نوجوانوں کے لیے جوان مراکز قائم کیے جائیں گے، جن کے ذریعے مختلف تعمیری سرگرمیوں کا آغاز بھی کیا جائے گا۔

☆ Jeepable ٹریک، تفریحی مقامات اور سیاحوں کے لیے کیمپس کا قیام۔

☆ سیاحوں کے لیے واٹر سپاٹ کی سہولیات مہیا کرنا۔

جناب سپیکر!

۷۴۔ صوبائی حکومت نے شعبہ مذہبی امور کے کل **18** منصوبوں کے لیے **22** کروڑ **20** لاکھ روپے مختص کیے ہیں۔ جن کے اہداف درجہ ذیل ہیں:۔

☆ دینی مدارس کے طلباء میں وظائف تقسیم کیے جائیں گے۔ اِس کے علاوہ مسجد مہابت خان پشاور کی مرمت و بحالی کا کام شروع کیا جائے گا۔

☆ اَقلیتی برادری کے مندروں، گردواروں اور گرجا گھروں کو سیکورٹی فراہم کی جائے گی۔ جبکہ اُن کے

رہائشی علاقوں کی بہتری اور بحالی کے کام کے علاوہ اقلیتی برادری کو ویلفیئر پیکج بھی دیا جائے گا۔ اَقلیتی برادری کے طلباء وطلبات کو وظائف اور درسی کتب دی جائیں گی اور یونیفام بھی فراہم کیا جائے گا۔

جناب سپیکر!

۷۵۔ آئندہ مالی سال میں صوبے کے مختلف علاقوں میں سڑکوں اور پُلوں کی تعمیر ومرمت وبحالی کے کئی منصوبے شروع کیے جارہے ہیں۔صوبے کے مختلف اضلاع میں تقریباً 880 کلومیٹر پختہ سڑکیں،آرسی سی اور سٹیل پلوں کی تعمیر وتنصیب مکمل کی جائے گی۔آئندہ مالی سال میں اس شعبے کے **329** منصوبوں کے لیے **13** ارب **50** کروڑ روپے مختص کیے گئے ہیں جوکہ گزشتہ سال کے مقابلے میں 40 فیصد زیادہ ہے۔جس کے اہداف درج ذیل ہیں۔

- ☆ صوبے کے تمام اضلاع میں سڑکوں کی تعمیر۔
- ☆ سوات ایکسپریس وے کی تعمیر کا منصوبہ۔
- ☆ دریائے سوات کے دائیں کنارے چکدرہ سے مدین تک روڈ کی تکمیل۔
- ☆ 64 کلومیٹر طویل نظام پور کوہاٹ روڈ کی تعمیر۔
- ☆ ہری پور بائی پاس روڈ کے لیے اراضی کے حصول وتعمیر کا منصوبہ۔

جناب سپیکر!

۷۶۔ **عمارات** کے شعبے کو سالانہ ترقیاتی پروگرام **2015-16** میں **40** منصوبوں کے لیے ایک ارب **27** کروڑ **50** لاکھ روپے مختص کیے گئے ہیں۔جن میں جاری منصوبوں کے ساتھ ساتھ کئی نئے منصوبے بھی شروع کیے جائینگے۔جوکہ درج ذیل ہیں:

- ☆ پشاور میں صوبہ خیبرپختونخواہ سروس اکیڈیمی کا قیام عمل میں لایا جائے گا۔
- ☆ سرکاری ملازمین کے لیے ہاؤسنگ فاؤنڈیشن کا قیام عمل میں لایا جائے گا۔

☆ اسلام آباد اور ایبٹ آباد میں خیبر پختونخوا ہاؤس جبکہ شاہی مہمان خانہ اور محکمہ اسٹیبلشمنٹ اینڈ ایڈمنسٹریشن میں شمسی توانائی کے ذریعے بجلی کی فراہمی، آٹو میٹک گیزر اور خفیہ سکیورٹی کیمروں کی تنصیب شامل ہے۔

جناب سپیکر!

۷۷۔ **مکانات** کے شعبے کو سالانہ ترقیاتی پروگرام **2015-16** میں **10** منصوبوں کے لیے **95** کروڑ **60** لاکھ روپے مختص کیے گئے ہیں۔ جن میں جاری منصوبوں کے ساتھ ساتھ چند نئے منصوبے بھی شامل کیے گئے ہیں جن میں سول کوارٹرز میں فلیٹس کی تعمیر، صوبے میں لینڈ ڈویلپمنٹ کمپنی کے لیے جائزہ رپورٹ کے علاوہ حیات آباد میں صوبائی ہاؤسنگ اتھارٹی کے لیے دفتر کی تعمیر جیسے منصوبے شامل ہیں۔ اِس کے علاوہ پرائیویٹ سیکٹر کی مدد سے مندرجہ ذیل منصوبے شروع کیے جائیں گے۔ جس کے لیے جائزہ رپورٹ پہلے سے شروع کی جا چکی ہے۔

☆ پشاور ماڈل سٹی (ایک لاکھ 17 ہزار کنال)

☆ موٹر وے سٹی نوشہرہ (80 ہزار کنال)

☆ ہنگو ٹاؤن شپ (10 ہزار کنال)

☆ کاغلشت ٹاؤن شپ چترال (20 ہزار کنال)

جناب سپیکر!

۷۸۔ **موجودہ حکومت نے دیہی اور شہری ترقی** کے شعبے کے لیے **2015-16** میں **51** منصوبوں کے لیے **17** ارب **76** کروڑ **60** لاکھ روپے مختص کیے ہیں۔ جن میں جاری منصوبوں کے ساتھ ساتھ کئی نئے منصوبے بھی شامل ہیں۔ جن کے اہداف درج ذیل ہیں:۔

☆ جی ٹی روڈ جمرود روڈ N-5 پر مخصوص یوٹرن (Elevated U Turn) کی تعمیر۔

☆ ناصر باغ روڈ، ورسک گرویٹی کینال روڈ، جمرود روڈ کی اپ گریڈیشن و بحالی اور توسیع۔

☆ حیات آباد کے پارکوں اور رنگ روڈ کے جنوبی سیکشن میں شمسی توانائی کی لائٹس کی تنصیب۔

☆ حیات آباد فیز۔3 فلائی اوور کو 6 مہینوں میں انشاءاللہ مکمل کیا جائیگا۔

☆ حیات آباد سے چارسدہ روڈ تک رنگ روڈ بمعہ سروس روڈ مکمل کیا جائے گا۔

☆ ضلعی حکومتی سیکرٹریٹ پشاور کی تعمیر کی جائے گی۔

☆ منتخب شدہ ترقیاتی اتھارٹیز میں بنیادی ڈھانچے کی بہتری لائی جائے گی۔

☆ یونیورسٹی روڈ پشاور کی توسیع اور رنگ روڈ کے missing link کے منصوبے کو مکمل کیا جائے گا۔

جناب سپیکر!

۷۹۔ پینے کے پانی کی فراہمی کے **93** منصوبوں کے لیے **7** ارب **36** کروڑ **20** لاکھ روپے مختص کیے ہیں جو گزشتہ سال کے مقابلے میں 26 فیصد زیادہ ہیں۔جن سے مختلف اہداف حاصل ہونگے۔

☆ کرک کی مختلف یونین کونسلوں کو پانی فراہم کرنے کے لیے گریویٹی واٹر سپلائی سکیم شروع کی جائیں گی۔

☆ صوبے میں 200 واٹر سپلائی سکیموں کو شمسی توانائی سے چلایا جائے گا۔

☆ سوات میں مٹہ کے مقام پر پینے کے صاف پانی کی سکیموں کو مکمل کیا جائے گا جبکہ ملاکنڈ میں بٹ خیلہ ٹاؤن کی آب نوشی سکیم کو بھی مکمل کیا جائیگا۔

☆ صوبے کے تمام اضلاع میں پینے کے صاف پانی اور صفائی ستھرائی کے لیے ساڑھے پانچ ارب روپے کی لاگت سے ایک جامع منصوبہ بھی شامل ہے۔

جناب سپیکر!

۸۰۔ صوبائی حکومت نے **توانائی و بجلی** کے شعبے میں آئندہ مالی سال کے دوران **39** منصوبوں کے لیے **3** ارب **40** کروڑ روپے مختص کیے ہیں جو خاص اہمیت کے حامل منصوبوں پر خرچ کیے جائینگے۔اِن میں سرفہرست منصوبوں میں ضلع مانسہرہ میں ناران ڈیم (188 میگاواٹ) جبکہ ضلع شانگلہ میں غوربند، بٹگرام میں نندیہار، چترال میں موجی گرام شغور، استاروبونی اور ارکری گول جیسے پن بجلی گھروں کی تعمیر سے تقریباً 206 میگاواٹ بجلی بھی پیدا ہوگی۔اس کے علاوہ دیراَپر میں شرینگل، بریکوٹ پتراک اور شیگو کچ میں چھوٹے پن

بجلی گھروں کی تعمیر سے تقریباً (171 میگا واٹ) بجلی میسر ہو گی۔ علاوہ ازیں نہروں پر 10 مائیکرو ہائیڈل پاور پلانٹس بھی تعمیر کیے جائیں گے۔اس کے ساتھ ساتھ ٹیکنیکل لیبارٹری بھی قائم کی جائے گی۔

جناب سپیکر!

۸۱۔ آئندہ سال آبپاشی کے **202** منصوبوں کے لیے **6** ارب **87** کروڑ روپے مختص کیے گئے ہیں جو گزشتہ سال کے مقابلے میں 45 فیصد زیادہ ہیں۔اس شعبے کے اہم منصوبے درج ذیل ہیں۔

- ☆ پشاور جوئے شیخ کنال اور سول کٹھ کے بندوں کی بہتری۔
- ☆ نوشہرہ میں میرو بی اور جڑوبہ ڈیموں کی تعمیر۔
- ☆ کرک میں لتمبر ڈیم کی تعمیر۔
- ☆ خیشگی لفٹ اریگیشن سکیم کی بہتری۔
- ☆ سیلاب سے بچاؤ کے لیے حفاظتی پشتوں کیساتھ ساتھ صوبے کے مختلف اضلاع میں نہروں سے منسلک 460 کلومیٹر سڑکوں کی بہتری اور بحالی۔
- ☆ ڈیرہ اسماعیل خان (پنیالہ) میں بند اور پُل کی توسیع
- ☆ سوات میں نہروں اور نالوں سے منسلک سڑکوں کی تعمیر۔
- ☆ دیر لوئر بلامبٹ اریگیشن سکیم فیز۔II کے حفاظتی پشتوں کی تعمیر۔
- ☆ صوبہ بھر میں شمسی توانائی سے چلنے والے ٹیوب ویلوں کی تنصیب میں اضافہ
- ☆ صوبے میں چھوٹے نالوں، جوہڑوں اور تالابوں کی تعمیر
- ☆ صوبے بھر میں سرکل لیول پر ٹیسٹنگ لیبارٹریز کا قیام

جناب سپیکر!

۸۲۔ شعبہ زراعت کے سالانہ ترقیاتی پروگرام **2015-16** میں **47** منصوبوں کے لیے ایک ارب **58** کروڑ **70** لاکھ روپے مختص کیے ہیں۔جن سے درج ذیل اہداف حاصل کیے جائیں گے۔

- ☆ 3980 ایکڑ رقبہ پر پھلوں کے نئے باغات لگائے جائیں گے۔
- ☆ ایک لاکھ 65 ہزار ترقی دادہ پھلدار اور زیتون کے پودے کسانوں میں مفت تقسیم کیے جائیں گے۔
- ☆ 7 ہزار میٹرک ٹن گندم اور 100 میٹرک ٹن مکئی کا تصدیق شدہ بیج پیدا کرنے کے ساتھ ساتھ کسانوں میں بہتر پیداوار کے لیے بھی تقسیم کیا جائے گا۔
- ☆ بے موسمی سبزیات کو پیدا کرنے کے لیے 86 ٹنل فارمز لگائے جائیں گے۔
- ☆ گندم، مکئی، گنے، کپاس، چاول، انگور اور زیتون وغیرہ کے 498 تحقیقی تجرباتی پلاٹ لگائے جائیں گے۔
- ☆ 16 ہزار 516 زمینداروں اور محکمے کے اہلکاروں کو فصلوں، پھلوں، سبزیوں، امورِ حیوانات کی تربیت دی جائے گی۔
- ☆ گندم، مکئی، چاول، مونگ پھلی اور چنے کی پیداوار اور پیاز کے بیج کی پیداوار کے لیے 603 ٹیکنالوجی ٹرانسفر سنٹر قائم کیے جائیں گے۔
- ☆ شمسی توانائی سے چلنے والے 181 پمپ بھی نصب کیے جائیں گے۔
- ☆ پھل اور سبزیات کو خشک کرنے کے لیے شمسی توانائی کے 8 خشک دان (Dehydrator) لگائے جائیں گے۔
- ☆ 3400 کھالوں کی تعمیر و مرمت اور پانی جمع کرنے کے لیے 500 ذخائر کی تعمیر۔
- ☆ زمین ہموار کرنے کے لیے لیزر ٹیکنالوجی کے 40 لیولر کسانوں کو 50% رعایتی نرخوں پر مہیا کیے جائیں گے۔
- ☆ صوابی میں 170 کنال اراضی پر ماہی پروری کے لیے ہیچری قائم کی جائے گی جس سے تربیلا اور خانپور کی جھیلوں میں مچھلی کی پیداوار میں اضافہ ہوگا۔ اس کے علاوہ نجی صنعت کو بھی پونگ / تخم مہیا کیا جائے گا۔
- ☆ 2 لاکھ 40 ہزار جانوروں کا علاج کیا جائے گا جبکہ 30 لاکھ جانوروں کی ویکسینیشن کی جائے گی۔
- ☆ 30 پرانے شفاء خانہ حیوانات کی بحالی عمل میں لائی جائے گی۔

☆ چترال اور صوابی میں حیوانات پر تحقیق کے مراکز تعمیر کیے جائیں گے۔

۸۳۔ صوبائی حکومت نے کاشتکاروں کو بہتر بیج اور مفت زرعی مشورے کی فراہمی کے لیے 3 سال پر محیط 3 ارب 60 کروڑ روپے کا انصاف فوڈ سیکورٹی پروگرام شروع کیا ہے۔ اس کا مقصد فی ایکڑ پیداوار میں اضافہ کرنا ہے۔

جناب سپیکر!

۸۴۔ سالانہ ترقیاتی پروگرام **2015-16** میں شعبہ صنعت کے **36** منصوبوں کے لیے **3** ارب **47** کروڑ **10** لاکھ روپے مختص کیے گئے ہیں۔ جن میں جاری منصوبوں کے ساتھ ساتھ کئی نئے منصوبے بھی شامل ہیں۔

☆ اقتصادی زونز کی ترقی اور مینجمنٹ کے لیے کمپنی کا قیام۔

☆ سمال اینڈ میڈیم انٹرپرائزز ڈویلپمنٹ اتھارٹی کا قیام۔

☆ گدون امازئی انڈسٹریل اسٹیٹ کی انفراسٹرکچر کی بحالی اور بہتری۔

☆ حطار انڈسٹریل اسٹیٹ میں KV132 گرڈ اسٹیشن کا قیام۔

☆ کوہاٹ اور کرک میں انڈسٹریل اسٹیٹس کے لیے زمین کی خریداری۔

☆ مالاکنڈ اور ایبٹ آباد میں انڈسٹریل اسٹیٹس کا قیام۔

☆ ڈی آئی خان، بنوں، کوہاٹ اور مانسہرہ میں موجودہ چھوٹی صنعتی بستیوں کی بحالی۔

☆ صوابی میں کنسٹرکشن مشینری ٹریننگ انسٹیٹوٹ کا قیام۔

جناب سپیکر!

۸۵۔ صوبائی حکومت نے آئندہ مالی سال کے دوران مختلف علاقوں میں معدنی وسائل کی دریافت کے ساتھ ساتھ چترال میں محکمہ معدنیات کے ضلعی دفتر کے لیے زمین کا حصول، معدنیات کے ذخائر تک رسائی کے لیے سڑکوں کی تعمیر اور Metallurgy کے تحقیقی مرکز کے قیام جیسے منصوبے شامل ہیں۔ سالانہ ترقیاتی

پروگرام سال 2015-16 میں اِس شعبہ کے 16 منصوبوں کے لیے 62 کروڑ 60 لاکھ روپے مختص کیے گئے ہیں۔

جناب سپیکر!

۸۶۔ **محکمہ ٹرانسپورٹ** میں آئندہ سال پبلک پرائیویٹ پارٹنر شپ کے تحت پشاور ٹرانسپورٹ کمپلیکس کا قیام، ڈرائی پورٹ کا قیام، پشاور اور ڈی آئی خان میں ٹرک ٹرمینل کے لیے زمین کی خریداری کے منصوبے شروع کیے جائیں گے۔ سالانہ ترقیاتی پروگرام 2015-16 میں ٹرانسپورٹ کے 10 منصوبوں کے لیے 23 کروڑ 40 لاکھ روپے مختص کیے گئے ہیں۔

جناب سپیکر!

۸۷۔ **محکمہ جنگلات** میں آئندہ مالی سال کے دوران جاری منصوبوں کے ساتھ ساتھ کئی نئے منصوبے شروع کیے جا رہے ہیں۔ اس شعبہ کے 56 منصوبوں کے لیے ایک ارب 8 کروڑ 90 لاکھ روپے مختص کیے گئے ہیں جو گزشتہ سال کے مقابلے میں 7 فیصد زیادہ ہیں۔ مجوزہ اہم منصوبوں میں:

- ☆ ایبٹ آباد میں بائیوڈائیورسٹی کے ذریعے جنگلات اُگانے کا منصوبہ۔
- ☆ بلین ٹری سونامی ایفارسٹیشن (Billion Tree Tsunami Afforestation) کے نام سے پاکستان کی تاریخ میں شجرکاری کا سب سے بڑا منصوبہ۔
- ☆ صوبے کے مختلف اضلاع میں پارکوں کی ترقی اور انتظام کو بہتر بنانا
- ☆ رینج مینجمنٹ انیشاٹیو (Range Management Initiatives) کو متعارف کرانا
- ☆ پی ایف آئی پشاور اور شنکیاری سٹیشن کے بنیادی ڈھانچے کی بہتری اور استعداد کار بڑھانا
- ☆ بنوں اور لکی مروت میں جنگلی حیات کی افزائش اور سیاحوں کو بہتر سہولیات کی فراہمی

جناب سپیکر!

۸۸۔ صوبائی حکومت نے شعبہ **ماحولیات** کو سالانہ ترقیاتی پروگرام 2015-16 میں 8 منصوبوں

کے لیے **5** کروڑ روپے مختص کیے ہیں۔جن میں جاری منصوبوں کے ساتھ ساتھ 2 نئے منصوبے شامل کیے گئے ہیں۔جس میں ماحولیاتی تبدیلی کے مطالعے کے لیے ایک ادارے کا قیام اور ادارہ تحفظ ماحولیات کے اہل کاروں کی استعداد کار کو بہتر بنانا شامل ہے۔

جناب سپیکر!

۸۹۔ غلہ انسان کی بنیادی ضرورت ہے،اس کی حفاظت اور معیار کو برقرار رکھنے کے لیے ٹانک میں 5 ہزار ٹن، ہنگو میں 2 ہزار ٹن، چترال میں 4 ہزار ٹن اور دیر اَپر میں 6 ہزار ٹن غلہ ذخیرہ کرنے کے لیے محفوظ گوداموں کی تعمیر، بنوں اور تورغر میں گوداموں کے لیے زمین کا حصول، گوداموں تک رسائی کے لیے سڑکوں کی تعمیر کے منصوبے بنائے گئے ہیں۔جس کے لیے سالانہ ترقیاتی پروگرام **2015-16** میں **50** کروڑ **10** لاکھ روپے مختص کیے گئے ہیں۔

جناب سپیکر!

۹۰۔ آئندہ مالی سال میں شعبہ **اطلاعات** کے تحت کوہاٹ ،سوات اور ایبٹ آباد میں FM ریڈیو سٹیشنز کا قیام جبکہ پشاور اور مردان میں موجودہ FM ریڈیو سٹیشنز کی استعداد کار میں اضافہ کیے جانے کے منصوبے شامل ہیں۔جن کے لیے **22** کروڑ **40** لاکھ روپے مختص کیے گئے ہیں۔

جناب سپیکر!

۹۱۔ صوبائی حکومت مزدوروں اور محنت کشوں کی فلاح و بہبود،اُن کو بہتر ماحول مہیا کرنے اور مزدور بچوں وخواتین کو جبری مشقت سے نجات دلانے کے لیے انقلابی اقدامات کر رہی ہے۔جن میں ورکرز کے لیے سیفٹی اور ہیلتھ سنٹر کا قیام اور صوبے کی سطح پر ڈائریکٹریٹ آف لیبر کے لیے زمین کے حصول اور عمارت کی تعمیر جیسے منصوبے شامل کیے گئے ہیں۔اس کے علاوہ صنعتی کارکنوں کو سرکاری ہسپتالوں میں مفت علاج و تشخیص مہیا کرنے کے ساتھ ساتھ ہیپٹائٹس۔سی کے متاثرہ مریضوں کے علاج کا خرچہ حکومت ادا کرے گی۔سال **2015-16** میں اس شعبہ کے **5** منصوبوں کے لیے **7** کروڑ **40** لاکھ روپے مختص کیے گئے ہیں۔

جناب سپیکر!

۹۲۔ محکمہ خزانہ کے **13** منصوبوں کے لیے **3** ارب **12** کروڑ **60** لاکھ روپے مختص کیے گئے ہیں۔ان میں سے زیادہ تر رقومات تمبا کو، پن بجلی اور تیل وگیس پیدا کرنے والے اضلاع میں ضلعی حکام کے زیر اہتمام ترقیاتی منصوبوں پر خرچ کی جائیں گی۔محکمہ خزانہ میں سیکرٹریٹ کے سطح پر DRB اور CSR سیلز کا قیام، محکمہ کی انتظامی کارکردگی اور انسانی وسائل کے استعدادِ کار میں اضافہ کا منصوبہ، صوبائی Service Delivery Network کے لیے Monitoring System کے قیام کا منصوبہ اور محکمہ کے صوبائی و ضلعی دفاتر کی مرمت اور تعمیر نو اور ضلع اور اس سے نچلی سطح پر مقامی حکومتوں کے لیے شفاف اور موثر مالیاتی نظام کا قیام جیسے منصوبے شامل ہیں۔

جناب سپیکر!

۹۳۔ سالانہ ترقیاتی پروگرام **2015-16** میں بورڈ آف ریونیو کے **9** منصوبوں کے لیے **ایک ارب 12** کروڑ **90** لاکھ روپے مختص کیے گئے ہیں۔جن سے جاری منصوبوں کیساتھ ساتھ چند نئے منصوبے بھی شروع کیے جائیں گے۔ان میں 100 نئے پٹوار خانوں کے علاوہ ضرورت کے تحت محافظ خانوں اور ریکارڈ رومز کی تعمیر کے منصوبے شامل ہیں۔

جناب سپیکر!

۹۴۔ ضلعی حکومتوں کے لیے سال 2015-16 میں **42** ارب **2** کروڑ **90** لاکھ روپے مختص کیے گئے ہیں جو ترقیاتی بجٹ کا 30 فیصد ہیں۔جس میں سے 13 ارب 10 کروڑ روپے ویلج کونسل/نیبر ہوڈ کونسل کے لیے 8 ارب 58 کروڑ تحصیلوں کے لیے جبکہ 8 ارب 58 کروڑ اضلاع کے لیے رکھے گئے ہیں۔ جبکہ 12 ارب 3 کروڑ روپے صوبائی محکموں کی ضلع کی سطح پر devolution کے بعد اضلاع کو منتقل کیے جائیں گے۔

جناب سپیکر!

۹۵۔ ملٹی سیکٹورل ڈویلپمنٹ پروگرام کے لیے سال **2015-16** میں **43** منصوبوں کے لیے **5** ارب **14** کروڑ **50** لاکھ روپے مختص کیے ہیں ۔جس میں پشاور شہر کے انفراسٹرکچر کی بہتری کے لیے ماسٹر پلان کی تیاری، رنگ روڈ کی تعمیر کے لیے جائزہ رپورٹ، نجی شعبے کے تعاون سے پشاور میں ماس ٹرانزٹ کی سہولیات، Whistle Blour اوراحتساب پروگرام اور ضلعی سطح پر منصوبہ بندی وترقیات کے عملے کی توسیع شامل ہیں۔

جناب سپیکر!

۹۶۔ موجودہ حکومت سائنس ٹیکنالوجی وانفارمیشن ٹیکنالوجی کے شعبے کو بڑی اہمیت دے رہی ہے۔ اِس شعبہ کے تعاون سے دیگر محکمہ جات کوموجودہ دور کے تقاضوں سے ہم آہنگ کیا جارہا ہے۔اِس محکمے کے قابلِ ذکر منصوبوں میں صوبے کے مختلف اداروں میں شمسی توانائی سے چلنے والی کمپیوٹر لیب کومتعارف کرانا، تعلیمی اداروں میں ٹیکنالوجی انکوبیشن سنٹرز کے قیام، کمپیوٹر کے نظام کوممکنہ خطرات سے محفوظ رکھنے کے لیے لائسنس یافتہ سافٹ ویئر ز کے استعمال کی ترغیب اور ترویج، چیف سیکرٹری خیبر پختونخوا اور ضلعی انتظامیہ کے مابین ویڈیو کانفرنسنگ کی سہولت، ICT انڈومنٹ فنڈ کا قیام اور تمام انفراسٹرکچر کی نقشہ بندی کے لیے GIS کا نظام متعارف کرانا جیسے منصوبے شامل ہیں۔ اِس شعبے کے **39** منصوبوں کے لیے **ایک ارب 8 کروڑ روپے** مختص کیے گئے ہیں۔

جناب سپیکر!

۹۷۔ جیسا کہ میں نے تقریر کے آغاز میں عرض کیا تھا کہ امن وامان کی بہتری ہماری حکومت کی اولین ترجیحات میں شامل ہے۔اس ضمن میں محکمہ داخلہ کے مختلف ذیلی شعبوں میں کئی اقدامات کیے گئے ہیں جن سے قانون کی بالادستی قائم رکھنے میں مدد ملے گی۔اس سلسلے میں نئی پولیس لائنز، پولیس سٹیشنز اور پولیس پوسٹوں کی تعمیر کے ساتھ ساتھ پشاور ایئرپورٹ کودہشت گردوں سے محفوظ بنانے کے لیے واچ ٹاورز کی تعمیر، صوبائی اور

ضلعی سطح پر ڈائریکٹریٹ آف پروونشل پبلک سیفٹی اینڈ پولیس کمپلینٹ کمیشن کی استعداد بڑھائی جائے گی۔ علاوہ ازیں صوبے کے مختلف اضلاع میں سپیشل پولیس برانچوں کا قیام، ضلع نوشہرہ میں کاؤنٹر ٹیرازم (Terrorism) ہیڈکوارٹر کی فیزیبیلٹی اور تعمیر مکمل کی جائے گی۔ جیل خانہ جات کے شعبہ میں نئے منصوبوں میں صوبے بھر کی جیلوں میں بجلی کے آلات اور علیحدہ فیڈر نصب کیے جائیں گے۔ ڈیرہ اسماعیل خان میں سنٹرل جیل کا قیام جبکہ ملاکنڈ میں جیل کی تعمیر اور جائزہ رپورٹ کے علاوہ بچوں اور خواتین قیدیوں کے لیے صوبے بھر کی جیلوں میں الگ الگ سیکشن کی تعمیر، جیل کے حفاظتی عملے کے لیے بیرک کی تعمیر، قیدیوں کو کھانا فراہم کرنے کے لیے Mess کا قیام اور باقی ماندہ جیلوں میں فلٹریشن پلانٹ کی تنصیب شامل ہیں۔ آئندہ مالی سال میں محکمہ داخلہ کے **57** منصوبوں کے لیے **3** ارب **50** کروڑ روپے مختص کیے گئے ہیں۔

جناب سپیکر!

۹۸۔ **انصاف و قانون** کے شعبے میں آئندہ مالی سال **2015-16** کے **32** جاری اور نئے منصوبوں کے لیے ایک ارب **5** کروڑ روپے مختص کیے گئے ہیں۔ ان میں

- ☆ ضلع نوشہرہ میں جوڈیشل کمپلکس کی تعمیر۔
- ☆ صوبہ بھر میں موبائل کورٹس کا قیام۔
- ☆ سوات، بونیر، ٹانک، کوہاٹ اور ہنگو میں جوڈیشل کمپلکس کے لیے زمین کا حصول و تعمیر۔
- ☆ عدالتوں کے طریقہ کار کو بہتر بنانے کے لیے کورٹ آٹومیشن کا منصوبہ۔
- ☆ پشاور ہائی کورٹ کے ڈی آئی خان بینچ میں معزز ججوں کے لیے کورٹس رومز کی تعمیر اور سہولیات شامل ہیں۔

جناب سپیکر!

۹۹۔ **محکمہ بحالی و آبادکاری** کے لیے آئندہ مالی سال کے **18** منصوبوں کے لیے **2** ارب **5** کروڑ **30** لاکھ روپے مختص کیے گئے ہیں جن سے قدرتی آفات سے بچاؤ کے اقدامات کے علاوہ بنوں،

نوشہرہ، کوہاٹ، دیر لوئر اور مانسہرہ میں ایمرجنسی سروس ریسکیو 1122 کا قیام عمل میں لایا جائے گا۔ اور صوبے بھر میں سول ڈیفنس کی سہولیات بہتر بنائی جائیں گی۔

جناب سپیکر!

۱۰۰۔ **شعبہ ایکسائز، ٹیکسیشن اور نارکاٹکس کے لیے سال 2015-16 میں جاری اور نئے منصوبوں** کے لیے **40** کروڑ **60** لاکھ روپے مختص کیے گئے ہیں۔ صوبے میں منشیات کی روک تھام کے لیے علیحدہ فورس قائم کی جائے گی۔ جبکہ ٹیکس وصولی کے لیے ایک آزادانہ سروے بھی کیا جائے گا۔

جناب سپیکر!

۱۰۱۔ بینک آف خیبر کے تعاون سے بے روزگار نوجوانوں، چھوٹے تاجروں، گھریلو ہنر مند خواتین اور معذور ہنر مند افراد کو 50 ہزار سے لے کر 2 لاکھ روپے تک بلاسود قرضے فراہم کیے جائیں گے۔ اِس کے ساتھ ساتھ " **یوتھ چیلنج فنڈ سکیم** " کے تحت ایسے نوجوانوں کو جو تکنیکی مہارت کے حامل ہوں کے لیے چھوٹے اور درمیانے درجے کے کاروبار میں فروغ اور وسعت کے لیے 20 لاکھ تک قرضہ فراہم کیا جائے گا۔ مزید برآں " **اسلامک مائیکرو فنانس سکیم** " کے اجراء کے لیے بنیادی اقدامات کیے جا چکے ہیں۔ جلد ہی کسی کمرشل بینک کے تعاون سے 10 لاکھ روپے تک کے بلاسود قرضوں کی فراہمی کا سلسلہ شروع ہو جائے گا۔ اِسی طرح " **انصاف بلاسود زرعی قرضہ سکیم** " کے تحت غریب زمینداروں کو زراعت کے شعبے میں فروغ دینے کے لیے 10 لاکھ روپے تک قرضہ جات کی رقوم فراہم کردی گئی ہیں۔ سالانہ ترقیاتی پروگرام **2015-16** میں اِس شعبے کے **2** منصوبوں کے لیے **8** ارب **16** کروڑ **60** لاکھ روپے مختص کیے گئے ہیں۔

جناب سپیکر!

۱۰۲۔ ہمارے صوبے کو بدامنی کے بعد آبادی میں اضافہ کا بہت بڑا چیلنج درپیش ہے۔ پاکستان کی آبادی میں اضافہ کی شرح میں ہمارا صوبہ سب سے آگے ہے۔ ہماری آبادی کا تقریباً 30 فیصد حصہ 15 سال سے کم عمر کے بچوں پر مشتمل ہے۔ تعلیم، صحت، ہاؤسنگ اور روزگار کی فراہمی کے لیے کی جانے والی تمام تر

کوششیں آبادی میں تیزی سے اضافے کی وجہ سے کم پڑ جاتی ہیں۔حکومت اس مسئلے کا ادراک کرتے ہوئے نہ صرف فی میل سوشل موبالائزرز کی تعداد میں اضافہ کرے گی بلکہ میل سوشل موبالائزرز کے نظام کو بھی بحال کرے گی۔ساتھ ہی اس محکمے کی کارکردگی بہتر بنانے کے لیے IMU طرز کی آزاد مانیٹرنگ سسٹم کو متعارف کرائے گی۔

جناب سپیکر!

۱۰۳۔ سرکاری ملازمین حکومتی نظام میں کلیدی کردار ادا کرتے ہیں۔ہمیں سرکاری ملازمین کی ترقی کی راہ میں حائل مشکلات کا مکمل ادراک ہے۔مالی مشکلات کے باوجود رواں مالی سال میں صوبے کے تقریباً 16 ہزار کلریکل سٹاف کو اپ گریڈ کیا گیا۔اس بجٹ میں Provincial Civil Servants اور پنشنرز کی تنخواہوں اور مراعات میں اضافہ کرتے ہوئے یکم جولائی 2015 سے ایک جامع ریلیف پیکج دینے کا فیصلہ کیا ہے جس کے چیدہ چیدہ خدوخال یہ ہیں:

- ☆ 2011 اور 2012 کے ایڈہاک ریلیف الاؤنسز کا بنیادی تنخواہ میں ادغام۔
- ☆ تمام سرکاری سول ملازمین کی تنخواہ میں 10 فیصد اضافہ۔
- ☆ تمام سرکاری سول ملازمین کے ماہانہ میڈیکل الاؤنس میں 25 فیصد اضافہ۔
- ☆ سائنس اینڈ ٹیکنالوجی الاؤنس اور پی ایچ ڈی الاؤنس کو بالترتیب 7500 اور 2250 سے بڑھا کر 10 ہزار روپے ماہانہ کرنے کا فیصلہ۔

صوبائی سول ملازمین کی اپ گریڈیشن

- ☆ بنیادی تنخواہ کے سکیل ایک سے پانچ تک کے ملازمین کے لیے Two Pay Scale اپ گریڈیشن جبکہ سکیل 6 سے 15 تک کے ملازمین کے لیے ایک Pay Scale کی اپ گریڈیشن۔
- ☆ گریڈ 16 کے تمام صوبائی ملازمین کے لیے گریڈ 16 سے گریڈ 17 میں notional اپ گریڈیشن کی بنیاد پر واقع ہونے والے تنخواہ کے اضافے کے برابر Special Compensatory

Allowance کا اجرا

☆ اپ گریڈیشن کے فیصلے کا اطلاق مروجہ انجمادی تحدیدات اور دیگر شرائط کے ساتھ تنخواہ اور الاؤنسز دونوں پر ہوگا۔

☆ اپ گریڈیشن کے فیصلے کا اطلاق اُن سرکاری ملازمین پر نہیں ہوگا جن کی یکم جولائی 2010 سے یکم جولائی 2015 تک کے عرصہ میں کسی بھی شکل میں انفرادی یا گروہی طور پر اپ گریڈیشن کی جا چکی ہے یا وہ اپنی عمومی تنخواہ کا چالیس فیصد یا اس سے زیادہ مالی فائدہ کسی خصوصی تنخواہ یا الاؤنس کی شکل میں لے رہے ہیں۔

☆ پیرامیڈیکس سٹاف کی اپ گریڈیشن یا ری سٹرکچرنگ کا معاملہ الگ سے طے کیا جائے گا۔

☆ سیکرٹری خزانہ کی سربراہی میں ایک کمیٹی تشکیل دی جا رہی ہے جو 6 ماہ کے اندر اندر گریڈ 17 اور اس سے اوپر کے ملازمین کی تنخواہ کے بارے میں سفارشات پیش کرے گی۔

جناب سپیکر!

۱۰۴۔ سرکاری سول ملازمین 60 سال کی عمر کو پہنچنے پر یا دیگر مخصوص حالات میں ملازمت سے ریٹائرڈ ہوتے ہیں۔ صوبائی حکومت ان کی دیرینہ خدمات کو قدر کی نگاہ سے دیکھتی ہے اور ان کے مسائل سے بخوبی آگاہ ہے۔ ہماری خواہش اور کوشش ہے کہ ہم ان کے لیے تمام تر ممکنہ سہولتیں فراہم کر سکیں۔ پینشنرز کے مسائل اور دستیاب وسائل کو پیش نظر رکھتے ہوئے صوبائی حکومت نے یکم جولائی 2015 سے ماہانہ نیٹ پنشن میں 10 فیصد اور ماہانہ میڈیکل الاؤنس میں 25 فیصد اضافہ کا فیصلہ کیا ہے۔

☆ فیملی پنشنر کے انتقال کی صورت میں پنشنر کی طلاق یافتہ یا بیوہ بیٹی کو تا حیات یا دوبارہ شادی تک فیملی پنشن کی ادائیگی کی اجازت دی جا رہی ہے۔

☆ مقررہ وقت کے بعد پنشن کی Commuted Value کے Surrendered حصہ کی بحالی کا وفاقی حکومت کی اعلان کردہ پالیسی کی طرز پر دوبارہ اجرا کیا جائے گا۔

جناب سپیکر!

۱۰۵۔ اپ گریڈیشن، تنخواہوں و دیگر مراعات اور پنشن میں اضافہ کے نتیجے میں صوبائی خزانہ پر 20 ارب روپے سالانہ سے زیادہ کا بوجھ پڑے گا۔ جو اگلے چند برسوں میں 35 ارب تک بڑھ جائے گا۔

جناب سپیکر!

۱۰۶۔ ایک اور اہم اعلان اساتذہ برادری کے لیے بھی ہے۔ پرائمری، مڈل، ہائی اور ہائیر سیکنڈری سکولوں کے سربراہان کا چارج الاؤنس بڑھا کر بالترتیب 250، 350، 600، اور 750 کیا جارہا ہے۔ اسی طرح صوبے کے جن مڈل سکولوں میں Theology Teacher اور PET کی آسامیاں موجود نہیں ان میں یہ آسامیاں تخلیق کی جائیں گی۔

۱۰۷۔ اگلا اہم اعلان کسان بھائیوں کے لیے ہے۔ گندم کی اگلی فصل کے لیے انہیں گندم کا اعلیٰ کوالٹی کا بیج حکومت کی طرف سے مفت فراہم کیا جائے گا۔ جبکہ وہ گندم کی پیداوار کا 50 فیصد حکومت کو فراہم کریں گے۔

جناب سپیکر!

۱۰۸۔ اس دعا کے ساتھ میں اپنی تقریر کا اختتام کرتا ہوں کہ اللہ رب العالمین ہماری کوتاہیوں اور لغزشوں سے درگزر فرمائے، نظام کی تبدیلی کے لیے ہماری کوششوں میں برکت عطا فرمائے اور ہمیں یہ توفیق بخشے کہ ہم اپنی قوم اور دھرتی کی بے لوث خدمت کرسکیں۔

اسلام زندہ باد۔۔ پاکستان پائندہ باد۔۔ خیبر پختونخواہ ہمیشہ شاد و آباد رہے۔

والسلام

جناب سپیکر!

خیبر پختونخوا فنانس ایکٹ 2013 کے سیکشن 21 کی ذیلی شق (3) کے تحت صوبائی حکومت آنے والے مالی سال کے لیے Annual Budget Statement پیش کرتے وقت وہ تمام نوٹیفیکیشن صوبائی اسمبلی میں پیش کرے گی جو مذکورہ بالا فنانس ایکٹ کے شیڈول دوئم میں ترمیم کے متعلق سال کے دوران جاری ہو چکے ہوں گے۔ محکمہ ایکسائز و ٹیکسیشین نے جاری مالی سال کے دوران صرف ایک نوٹیفیکیشن جاری کیا ہے۔ قانونی تقاضے کو پورا کرنے کے لیے مذکورہ نوٹیفیکیشن اس معزز ایوان میں پیش کیا جا رہا ہے۔